وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے طلباً کے لیے انمول تحفہ

ارشاد الطلاب

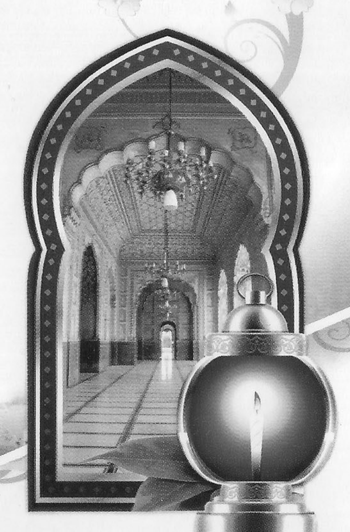
إلى



ایک ایسا جامع اور مفید رسالہ جس میں علم صرف کی اہم بحث
"خاصیات ابواب" کو جدید اسلوب میں مشقی سوالات، ضمنی فوائد اور نقشوں کے ذریعے
آسان سہل اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے

عبد اللہ بن احمد

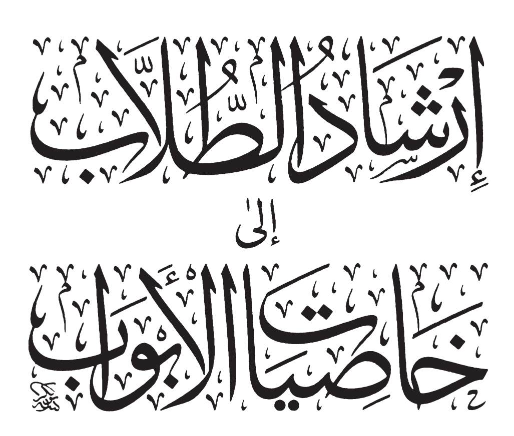
مدرس مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ





ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے طلبأ کے لیے انمول تحفہ



ایک ایسا جامع اور مُفید رسالہ جس میں علم صرف کی اہم بحث
"خاصیات ابواب" کو جدید اسلوب میں مشقی سوالات، ضمنی فوائد اور نقشوں کے ذریعے
آسان سہل اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے

مرتب

عبد الله بن أحمد

مدرس مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ



ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات اہل علم، عزیز طلبہ اور معزز قارئین کی خدمت میں گذارش:

الحمدللہ! اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم تحریر کر کے ہمیں ضرور ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت بہتر اور غلطی سے پاک ہو سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا

البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

برائے خط و کتابت: 9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔

کتاب کا نام	:	إرشاد الطلاب إلى خاصيات الأبواب
مرتب	:	عبداللہ بن أحمد
قیمت برائے قارئین	:	فہرست کتب ملاحظہ فرمائیں۔
سن اشاعت	:	۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء
ناشر	:	البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
		7/275 ڈی۔ایم۔سی۔ایچ۔سوسائٹی، بالمقابل عالمگیر روڈ، کراچی۔ پاکستان
فون نمبر	:	(+92) 21-35121955-7
موبائل نمبر	:	0321-2196170, 0334-2212230, 0302-2534504, 0314-2676577, 0346-2190910
ویب سائٹ	:	www.maktaba-tul-bushra.com.pk
ای میل	:	info@maktaba-tul-bushra.com.pk
ملنے کا پتہ	:	البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
		9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔
		اس کے علاوہ تمام مشہور کتب خانوں میں بھی دستیاب ہے۔

فہرست مضامین

تقریظ حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب دامت برکاتہم

استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المحمود اللّٰہُ جل جلاله، والمصلّی محمدٌ وأصحابُه وآلُه، والمثوب أهل العلم ورجالُه، والباقي سعيُ المرء وكمالُه.

أما بعد!

مؤلف ''مراح الارواح'' احمد علی بن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعلم أنَّ الصرف أمُّ العلوم والنحوَ أبوها. صاحب ''مراح'' نے اس استعارہ میں علم صرف کو علوم عربیہ کے لیے ماں کی طرح قرار دیا ہے، گویا اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ علوم عربیہ کی نشو ونما وترقی میں علم صرف کا زیادہ دخل ہے۔

غور کرنے سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ نحوی قواعد کا تعلّق عربی کلمہ کے آخر (اعراب وبنا) سے ہے، لیکن صرفی قواعد کا تعلّق ہر کلمہ کے حرف اوّل سے لے کر حرف آخر تک ہے، چناں چہ علم صرف میں حرف اصلی، حرف زائد، حرف صحیح، حرف علت، ہمزہ وتضعیف کے ساتھ حذف، قلب، ادغام اور تعلیل سے بھی بحث کی جاتی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ لغت کی کوئی بھی کتاب اٹھالیں دیکھیں تو صرفی قواعد اور علم صرف جاننے کے بغیر اس لغت سے استفادہ ناممکن ہے، لیکن نحوی قواعد کی (بجز لازمی ومتعدی اور صِلات افعال کے) وہاں قطعاً ضرورت نہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ مزایا وکلمات بلاغی کا اکثر وبیشتر خاصیات ابوابِ صرفی سے اندازہ ہوتا ہے، اس لیے علمائے اسلام نے ہر دور میں اس علم کی خدمت کی ہے، تعبیر وتشریح وتسہیل کی کوشش فرمائی ہے۔

نیز خواص ابواب کے بغیر علم التصریف ناتمام وناقص رہتا ہے، اس لیے جو شخص خاصیات ابواب سے ناواقف ہے، وہ علوم عربیہ سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مثال کے طور پر فقہ حنفی کی مشکل لغات کے حل کے لیے ایک کتاب ہے "المُغرِب في ترتيب المُعرِب" اور ایک دوسری کتاب علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی تعلیقات بخاری پر ہے، جس کا نام "تغليق التعليق" ہے۔

"المُعْرِب" کا معنی ہے "مُظهِر المعاني اللغوية عن الكلمات المشكِلة".
چوں کہ یہ کتاب حروف ہجا کی ترتیب پر نہ تھی، اس لیے دوسرے شخص نے اس کو حروف ہجا سے ترتیب دے کر "المُغرب في ترتيب المُعرِب" نام رکھا ہے۔

"المغرب" کا معنی ہے "مُزيل الغرابة عن الكلمات الغريبة في الفقه الحنفي"۔ "تغليق التعليق" کا معنی ہے "إزالة الإغلاقات عن تعليقات الإمام البخاري في صحيحه". اب اگر ایک شخص خواص باب افعال، وباب تفعیل کو نہ جانتا ہو تو ان دونوں کتابوں کے نام تک نہیں سمجھ سکتا، اس لیے اکثر طلبہ بلکہ مدرسین کرام حواشی میں "كذا في المغرب" بفتح الميم پڑھتے ہیں۔

خاصیات ابواب کے لیے مستند مآخذ ہمارے یہاں چند کتابیں ہیں:
"المنصف" لابن جنی، "الإمتاع" لابن عصفور، "الشافية" لابن الحاجب، "فصول أكبرى" للقاضی محمد اکبر۔ دو اوّل الذکر نایاب ہیں، ثالث الذکر موجودہ دور کے طلبہ کی استعداد سے بالاتر ہے۔ رابع الذکر شافیہ ابن حاجب کا "معَقّد" مبہم اور ناکام فارسی ترجمہ ہے۔

لہٰذا طلبہ کی سہولت کے لیے قومی زبان (اردو) میں ایک آسان اور مختصر کتاب کی اشد ضرورت تھی، برادر محترم مفتی عبداللہ حفظہ اللہ، مدرس مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ نے نہایت عمدہ اسلوب اور بہترین ترتیب سے اس کمی کو پورا فرمایا ہے، لہٰذا میں شرح صدر سے کہوں گا:

موجز ودل پذیر افتادہ است
لاجرم بے نظیر افتادہ است

اللہ سے دعا ہے کہ اس مدرس ومصنّف اور مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ کو قبولیت وعزت وشہرت سے نوازیں۔ آمین۔

وکتبہ محمد انور البدخشانی

١٤٢٥/٧/١٤ھ

عرض مرتب

خاصیاتِ ابواب، علم الصرف کے مباحث میں اہم ترین بحث ہے، جس کے بغیر عربی لغت کا صحیح سمجھنا مشکل ہے، اسی اہمیّت کے پیشِ نظر وفاق المدارس العربیہ نے ''فصول اکبری'' علم الصرف کی اس بحث کو نصاب کا حصّہ قرار دیا ہے۔

''فصول اکبری'' چوں کہ فارسی زبان میں ہے اور موجودہ زمانے میں فارسی زبان سے ہماری علمی وابستگی برائے نام بھی باقی نہیں رہی، اس لیے ضرورت تھی کہ خاصیات کی بحث کو اردو زبان میں سہل ترین انداز سے طلبہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ چناں چہ پیشِ نظر رسالہ اس سلسلہ کی ایک کوشش ہے، یہ کوئی مستقل تصنیف نہیں، بلکہ طلبہ کرام کی ضرورت کی خاطر جدید اسلوب میں خاصیات علم الصرف کی تفصیل اور ''فصول اکبری'' کی بحثِ خاصیات کی تشریح وتسہیل ہے، جس میں مندرجہ ذیل خصوصیات کی رعایت رکھی گئی ہے۔

۱- اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ ان امور کا ذکر ہو جن کا حفظ کرنا طلبہ کے لیے اہم اور ضروری ہو، زائد اور غیر ضروری طوالت سے حتی الامکان احتراز کیا گیا ہے۔

۲- صرف ان خاصیات کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے جو مشہور اور کثیر الوقوع ہیں۔

۳- مشقیہ سوالات اور ضمنی فوائد سے اس بحث کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

چوں کہ مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ میں تدریس کے دوران حضرت مولانا مفتی محمد یٰسین صاحب زید مجدہم استاذ جامعۃ العلوم اسلامیہ کی توجہ، رہنمائی وحوصلہ افزائی سے خاصیات پر کام کی توفیق ہوئی، اسی مناسبت سے "إرشاد الطلاب إلی خاصیات الأبواب" نام تجویز کیا گیا ہے۔ رسالہ کی پہلی اشاعت کے بعد اہلِ علم اور طلبہ کرام کی جانب سے جو پذیرائی ملی توقع سے کہیں زیادہ تھی، اس لیے دوسری بار اشاعت کا داعیہ پیدا ہوا۔ طبع دوئم

میں کچھ مفید اضافات کر کے اشاعت کا فیصلہ کیا، دوسری اشاعت سے قبل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب دامت برکاتہم (استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) کی خدمت میں پیش کیا، حضرت نے رسالہ کی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے حوصلہ افزائی اور خاصیاتِ ابواب پر وقیع علمی وتصویبی کلمات تحریر فرما دیے جو اس دوسری اشاعت کے مقدمہ میں شامل ہیں۔

حضرت مولانا محمد سعد صاحب (استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے رسالہ کو منظر عام پر لانے میں بھرپور توجہ فرمائی۔ اسی طرح حضرت مولانا زبیر احمد صاحب (استاذ مدرسہ عربیہ ملیر، شاخ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے دوسری اشاعت سے پہلے رسالہ پر اصلاحی وتنقیدی نظر فرمائی، بندہ ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ رب العزت اس رسالہ کو اسم بامسمی بنا کر طلبہ علوم دینیہ کے لیے مفید، بندہ اور بندہ کے والدین واساتذہ اور تمام معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔!

عبداللہ بن احمد

مدرس مدرسہ ارشاد العلوم یوسفیہ

کھتری مسجد جونا مارکیٹ کراچی

۱۴۲۶/۳/۱۱ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ أجمعین. أما بعد:

خاصیات ابواب

خاصیات خاصیة کی جمع ہے، خاصیّت کے لغوی معنی ہیں: کسی چیز کا دوسری چیز کے ساتھ خاص ہونا۔

علمائے صرف کی اصطلاح میں خاصیات ان معانی کو کہتے ہیں جو کسی باب کے لغوی معنی سے زائد ہوں، لیکن اس کے ساتھ لازم ہوں۔ جیسے: تَأَثَّمَ کے معنی ہیں وہ گناہ سے بچا، اس کا مادہ إثم (أ، ث، م) ہے بمعنی گناہ، باب تَفَعُّل میں لے جانے کے بعد اس میں تَجَنُّب (بچنا) کے معنی پائے گئے، یہ تَجَنُّب (بچنا) اس مادہ کے معنی سے زائد ہے، مگر اس کے ساتھ لازم ہے۔

اسی طرح "إِخْرَاج" کے معنی ہیں: خارج کرنا، اس لغوی معنی کے ساتھ اس میں تعدیہ کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، اور یہ تعدیہ إخراج کے ساتھ لازم ہے۔ إخراج کا مفہوم الگ ہے تعدیہ کا الگ، اس کے باوجود إخراج تعدیہ کے بغیر نہیں پایا جاتا، اس لیے کہ تعدیہ اس کی خاصیّت اور اس کے ساتھ لازم ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی باب کی خاصیّت اس کا وہ مفہوم کلی ہے، جس میں اس باب کے مختلف المادہ کلمات باوجود اختلاف مفہوم کے شریک ہوتے ہیں۔ جیسے: أَدْخَلَ اور أَخْرَجَ ہر ایک کے مفہوم الگ ہونے کے باوجود لازم سے متعدی ہونے میں دونوں مشترک ہیں۔ اس مفہوم کو یہاں خاصیات کی بحث میں تعدیہ سے تعبیر کرتے ہیں جو باب افعال کی ایک خاصیّت ہے۔

ابواب ثلاثی مجرد

ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب: یعنی نصر، ضرب، سمع، "أمّ الأبواب" اصل ابواب کہلاتے ہیں اس لیے کہ ان تین بابوں میں ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت حسب قاعدہ مختلف ہے۔ قاعدہ یہ ہے: "جب معنی مختلف ہوں تو حرکت بھی مختلف ہونی چاہیے" یہ تین باب اس قاعدے کے موافق اور کثیر الاستعمال ہیں، اس لیے أمّ الأبواب کہلاتے ہیں، جب کہ باقی ابواب: فَتَـحَ، کَرُمَ، حَسِبَ کے عین کلمہ کی حرکت ماضی اور مضارع میں ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہوتی، اور قلیل الاستعمال بھی ہیں، اس لیے "فروع الأبواب" کہلاتے ہیں۔

خاصیّت باب نصر

اس باب کی مشہور خاصیّت مغالبہ ہے۔

مغالبہ: کے لغوی معنی ہیں: ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرنا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں: بابِ مفاعلة کے بعد کسی فعل کو اس غرض سے ذکر کرنا تا کہ اس فعل کے ذریعہ فریقین میں سے کسی ایک کے غالب ہونے کو ظاہر کیا جائے اس غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے جو فعل لایا جاتا ہے وہ باب نصر سے ہوگا، اگر چہ وہ فعل اصل وضع میں کسی اور باب سے ہو۔ جیسے: يُخَاصِمُنِيْ زَيْدٌ فَأَخْصُمُهٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں) اور يُضَارِبُنِيْ زَيْدٌ فَأَضْرُبُهٗ (میں اور زید ایک دوسرے کو مارتے ہیں پس میں اس پر غالب آتا ہوں)

ان مثالوں میں أَخْصُمُ اور أَضْرُبُ دونوں باب نصر سے استعمال ہوئے ہیں، اگر چہ یہ دونوں اصل وضع میں مکسور العین (باب ضرب سے) ہیں۔

فائدہ: باب مفاعلہ کے بعد اظہار غلبہ کے لیے جو فعل لایا جاتا ہے، وہ اکثر باب نصر سے

ہوتا ہے، لیکن اگر یہ فعل مثال، اجوف یائی، ناقص یائی ہو تو باب نصر سے نہیں آئے گا، اس لیے کہ معتل کی یہ قسمیں کلام عرب میں باب نصر سے مستعمل نہیں۔

خاصیّت باب ضرب

مغالبہ: اس باب کی خاصیّت بھی مغالبہ ہے، بشرطے کہ وہ فعل جس کو بابِ مفاعلہ کے بعد اظہار غلبہ کے لیے لایا جاتا ہے مثال، اجوف یائی یا ناقص یائی ہو۔

مثال واوی کی مثال: يُوَاعِدُنِي زَيْدٌ فَأَعِدُه (میں اور زید ایک دوسرے سے وعدہ کرتے ہیں، پھر میں وعدہ پورا کرنے میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

مثال یائی کی مثال: يَاسَرَهُ زَيْدٌ فَيَسَرَهُ (اس نے اور زید نے باہم جوا کھیلا، پس زید اس پر جوا کھیلنے میں غالب آیا)۔

اجوف یائی کی مثال: يُبَايِعُنِي زَيْدٌ فَأَبِيْعُهُ. (زید اور میں باہم معاملہ بیع کرتے ہیں، پس میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

ناقص یائی کی مثال: يُرَامِيْنِي زَيْدٌ فَأَرْمِيْهِ. (زید اور میں باہم تیر اندازی کرتے ہیں، پس میں غالب آتا ہوں)۔

خاصیّت باب سمع

یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے، بیماری، خوشی، غم، رنگ وعیب اور جسمانی کیفیات پر دلالت کرنے والے الفاظ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں، جیسے: سَقِمَ (بیمار ہوا)۔ فرِح (خوش ہوا)۔ حزِن[1] (غمگین ہوا)۔ سوِد (کالا ہوا)۔ بلِج (کشادہ آبرو ہوا)۔

---

[1] فائدہ: حزن اگر لازم استعمال ہو تو باب سمع سے آتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ٦٢)، اور اگر متعدی استعمال ہو تو باب نصر سے آتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ﴾ (يونس: ٦٥)۔

خاصیّت بابِ فتح

اس باب کی خاصیّت لفظی ہے، وہ یہ کہ اس باب سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین کلمہ، لام کلمہ یا دونوں کے مقابلے میں حرف حلقی ہو۔ حروف حلقی چھ ہیں:

حروف حلقی شش بود ای نور عین
همزه هاء وحاء وخاء وعین وغین

جیسے: ذهب یذهب (عین کلمہ حرف حلقی ہے)، فتح یفتح (لام کلمہ حرف حلقی ہے)، بَخَعَ یَبْخَعُ (عین اور لام کلمہ دونوں حروف حلقی ہیں) اور أبی یأبی یا رکن یرکن کے عین ولام کلمہ میں حرف حلقی نہ ہونے کے باوجود بابِ فتح سے آنا شاذ ہے۔

فائدہ: یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کسی فعل کے باب فتح سے آنے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہو، یہ مطلب نہیں کہ کسی کلمہ کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو وہ ضرور باب فتح سے ہوگا، جیسے: وَعَدَ یَعِد، سَمِعَ یَسْمَعُ کہ ان کے عین کلمہ اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف حلقی ہے مگر باب فتح سے نہیں۔

خاصیّت باب کرم

یہ باب لازم استعمال ہوتا ہے متعدی نہیں، اور اس باب سے تین قسم کے افعال استعمال ہوتے ہیں:

۱- وہ افعال جو صفت خلقی پر دلالت کریں یعنی جس صفت پر موصوف کی پیدائش اور خلقت ہوئی ہو۔ جیسے: حَسُنَ (حسین ہوا)۔ قَبُحَ (بدصورت ہوا)۔ شَجُعَ (بہادر ہوا)۔ حسن، قبح، بہادری، خلقی اوصاف ہیں۔

۲- وہ افعال جو صفت خلقی تو نہ ہوں، لیکن بار بار تجربہ اور مشق سے موصوف کے ساتھ صفتِ خلقی کی طرح لازم بن گئے ہوں، جیسے: فقُه (فقیہ ہوا)۔ فقاہت اگرچہ صفت

خلقی نہیں، لیکن بار بار مشق کی وجہ سے موصوف کے ساتھ لازم بن جاتی ہے۔

۳- وہ افعال جو ایسی صفت پر دلالت کریں جو صفاتِ خلقی کے ساتھ مشابہ ہو، جیسے: جنُب (جنبی ہوا)۔ طھُر (پاک ہوا)۔ یہ اگرچہ صفاتِ خلقی نہیں لیکن خلقی صفات کے ساتھ مشابہ ہیں۔

فائدہ: اوصاف خلقیہ کرم کی طرح بابِ سمع سے بھی آتے ہیں، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ بابِ کرم سے وہ اوصاف خلقیہ استعمال ہوتے ہیں جن میں دوام ہوتا ہے، جیسے: حَسُنَ، اور باب سمع سے آنے والے اوصاف میں دوام نہیں ہوتا، جیسے: فَرِحَ، خوشی میں دوام نہیں ہوتا۔

خاصیّت باب حسب

صاحب ''فصول اکبری'' نے اس باب سے آنے والے الفاظ اپنی کتاب میں ۳۲ درج کیے ہیں جن میں سے بعض کی مثالیں انھوں نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- نَعِمَ (خوش حال ہوا) ۲- وَمِقَ (اس نے دوست رکھا)
۳- وَبِقَ (وہ ہلاک ہوا) ٤- وَثِقَ (اس نے بھروسا کیا)
۵- وَفِقَ (وہ موافق ہوا) ٦- وَرِثَ (وہ وارث ہوا)
۷- وَرِعَ (وہ پرہیزگار ہوا) ۸- وَرِمَ (وہ سوج گیا)
۹- وَرِيَ (چقماق سے آگ نکلی) ۱۰- وَلِيَ (وہ قریب ہوا)
۱۱- وَغِرَ (کینہ رکھا) ۱۲- وَجِرَ (سخت ناراض ہوا)
۱۳- وَلِهَ (وہ حیران ہوا) ١٤- وَهِلَ (وہ بزدل ہوا)
۱۵- وَعِمَ (نعمت کی دعا کی) ١٦- وَطِئَ (اس نے پیر سے روندا)
۱۷- يَئِسَ (وہ ناامید ہوا) ۱۸- وَقِهَ (اس نے خوشی سے کام کیا)

فائدہ: بابِ حَسِبَ سے آنے والے الفاظ چوں کہ معدود ومحصور ہیں، اس لیے اس باب سے آنے والے الفاظ کی تعداد ذکر کی جاتی ہے، چناں چہ متن میں اٹھارہ الفاظ درج کیے گئے، باقی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- وَعِقَ (جلدی کی) ۲- وَكِمَ (غمگین ہوا)

۳- وَفِيَ (سست ہوا) ٤- وَهِيَ (پھٹا)

۵- وَحِمَتْ (حاملہ عورت نے کھانے کی چیز کی زیادہ خواہش کی)

٦- وَرِهَتْ (عورت زیادہ موٹی ہوگئی)۔۷- وَبِطَ (کمزور ہوا)

۸- بَئِسَ (تنگ حال ہوا) ۹- وَجِدَ (پایا)

۱۰- وَهِنَ (کمزوری کی) ۱۱- وَجِعَ (دردمند ہوا)

۱۲- يَبِسَ (خشک ہوا) ۱۳- وَهِمَ (اس نے وہم کیا)

١٤- وَلِغَ (کتے نے منہ ڈالا) ۱۵- حَسِبَ (گمان کیا)۔

واضح رہے کہ اس باب سے آنے والے الفاظ دوسرے ابواب سے بھی استعمال ہوتے ہیں، چناں چہ خود حسِبَ قرآن مجید میں بابِ سمع سے بھی استعمال ہے۔

التمرین

۱۔ خاصیات کا مطلب مثال دے واضح کریں؟

۲۔ مغالبہ کے معنی کیا ہیں؟

۳۔ باب ضرب کی خاصیّت اور اس کی شرط کیا ہے؟

۴۔ باب فتح کی خاصیّت کیا ہے؟

۵۔ باب کرم کی خاصیّت بتائیے؟

٦۔ حزن، شجع، فرح کس باب سے استعمال ہوئے ہیں؟

ابواب ثلاثی مزید فیہ

خاصیات باب افعال

اس باب کی پندرہ خاصیات ہیں:

۱- تعدیہ ۲- تصییر ۳- الزام ٤- تعریض

۵- وجدان ٦- سلب ۷. اعطاء ماخذ ۸- بلوغ

۹- صیرورت ۱۰- لیاقت ۱۱- حینونت ۱۲- مبالغہ

۱۳- ابتدا ١٤- موافقت مجرد وتفعیل وتفعل واستفعال

۱۵- مطاوعت مجرد وتفعیل.

۱- تعدیہ[۱] کے لغوی معنی ہیں: تجاوز کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فعل لازم کو متعدی بنانا اور فعل متعدی میں ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا یعنی اگر وہ فعل مجرد میں لازم ہے تو باب افعال میں متعدی بیک مفعول ہوگا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ (زید نکلا)۔ باب افعال میں أَخْرَجَ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو نکالا) کہا جائے گا۔ اسی طرح جَلَسْتُ (میں بیٹھا) اور أَجْلَسْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بٹھایا)۔

متعدی بیک مفعول باب افعال میں متعدی بدو مفعول ہو جاتا ہے، جیسے: حَفَرَ زيدٌ بئرًا (زید نے کنواں کھودا)، اور باب افعال میں أحفرت زيدًا بئرًا (میں نے زید کو کنواں کھودنے میں مدد دی)۔

---

[۱] فائدہ: اگر کوئی فعل مجرد میں لازم اور متعدی دونوں استعمال ہو، ایسا فعل بابِ اِفعال میں لے جانے سے تعدیہ کے ساتھ خاص ہو جائے گا، جیسے: حَزِنَ باب سمع سے لازم ہے، یعنی غمگین ہوا اور باب نصر سے متعدی ہے، یعنی غمگین کیا، بابِ اِفعال میں یہ متعدی ہو جائے گا اور تعدیہ کے ساتھ خاص رہے گا، جیسے: أحزنته (میں نے اس کو غمگین کیا)۔

متعدی بدو مفعول متعدی بسہ مفعول ہو جاتا ہے، جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا)۔ اور باب افعال میں أَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فاضلًا (میں نے زید کو بتایا کہ عمرو فاضل ہے)۔

۲۔ تصییر[1] کے لغوی معنی ہیں: پھیرنا اور اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنانا۔ (ماخذ سے مراد وہ اسم ہے جو فعل کا اصل ہوتا ہے) جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو تسمہ والا بنایا) یہاں فاعل متکلّم نے مفعول (النعلَ) کو ماخذ (شِرَاك) والا بنایا، ماخذ شراك ہے۔

فائدہ: ماخذ کے لغوی معنی: لینے کی جگہ، اور اصطلاح میں ماخذ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے فعل کو بنایا جائے، یعنی جو فعل کے لیے اصل ہو، خواہ اسم جامد ہو یا مصدر، جیسے: أَعْرَقَ (عراق میں داخل ہوا) فعل کا ماخذ عِرَاق جو اسم جامد ہے، اور أَقْطَعَ میں فعل کا ماخذ قَطْعٌ اسم مصدر ہے۔

۳۔ الزام: متعدی کو لازم بنانا، جیسے: أَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابل تعریف ہوا) اور أَنْسَلَ الرِّیْشُ (پر نکلا) جب کہ مجرد میں یہ متعدی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: حَمِدَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کی تعریف کی)، نَسَلَ زَیْدٌ رِیْشَ الطَّائِرِ (زید نے پرندے کے پر نوچ لیے)۔

---

[1] تعدیہ اور تصییر میں نسبت عموم وخصوص من وجہ کی ہے، اور عموم وخصوص من وجہ میں ایک مادہ اجتماعی اور دو افتراقی پائے جاتے ہیں۔ مادہ اجتماعی: خَرَجَ زَیْدٌ۔ أخرَجتُهُ (زید نکلا۔ میں نے اس کو نکالا) مجرد میں نصر سے اس کا مصدر خروج ہے، لازم باب ہے اور باب اِفعال سے اس کا مصدر إخراج بمعنی نکالنا متعدی ہے، أخرجتُه پر تو تصییر کے معنی بھی صادق آتے ہیں کیوں کہ أخرجتُه بمعنی جَعَلتُه ذا خروج کہنا بھی درست ہے۔

مادہ افتراق: (۱) أَبْصَرْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو دیکھا) اس میں صرف تعدیہ کی خاصیّت ہے، تصییر نہیں۔

مادہ افتراق (۲) أَنَرْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑے کو نقش ونگار والا بنایا)، اس میں صرف تصییر ہے، تعدیہ نہیں۔ اس لیے کہ أَنَرْتُ مجرد میں بھی متعدی بیک مفعول استعمال ہوتا ہے مثلا: نِرْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑے کو نقش ونگار والا بنایا)، باب افعال میں لے جانے کے بعد اس میں مفعول کا اضافہ نہیں ہوا۔

٤- تعریض: کے لغوی معنی ہیں: پیش کرنا، کنایہ سے بات کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ میں لے جانا یا ماخذ کو پیش کرنا، جیسے: أَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا)، أَبَعْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑا بیچنے کے لیے پیش کیا)، دونوں مثالوں میں ماخذ "بیع" ہے۔

٥- وجدان: کے لغوی معنی ہیں: پانا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ (اصل فعل) کے ساتھ متصف پانا، جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخل کے ساتھ متصف پایا)۔[1]

٦- سلب: کے لغوی معنی ہیں: دور کرنا، الگ کرنا، اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا، جیسے: أَشْكَيْتُ زَيْدًا، (میں نے زید کی شکایت دور کی) ماخذ "شکایة" ہے، اور أَقْذَيْتُ عَيْنَ زَيْدٍ (میں نے زید کی آنکھ سے تنکا دور کیا) ماخذ "قَذى" تنکا ہے۔

٧- اعطاء ماخذ: کے لغوی معنی ہیں: ماخذ دینا، اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ، محل ماخذ، حق ماخذ دینا۔

ماخذ دینے کی مثال: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ، (میں نے کتے کو ہڈی دی) ماخذ "عظم" ہے۔

محل ماخذ دینے کی مثال: أَشْوَيْتُهُ (میں نے اس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا)، اس مثال میں فاعل (متکلّم) نے محل ماخذ (گوشت) مفعول کو دیا۔ ماخذ "شَيّ" ہے۔

حق ماخذ دینے کی مثال: أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا، (میں نے اس کو زائد شاخیں کاٹنے کا حق دیا، اجازت دی)، ماخذ قَطع ہے۔ فاعل نے مفعول کو ماخذ "قَطع" کا حق دیا ہے۔

٨- بلوغ: کے لغوی معنی ہیں: پہنچنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا ماخذ میں پہنچنا یا آنا، خواہ ماخذ زمان، مکان ہو یا عدد۔

---

[1] فائدہ: باب افعال میں اگر خاصہ وجدان ہو تو ترجمہ کرنے سے پہلے اس کے مجرد کو دیکھا جائے، اگر مجرد لازم ہو تو مصدر معروف سے ترجمہ کیا جائے، جیسے أَبْخَلْتُ زيدًا میں مجرد بَخِلَ لازم ہے، تو أَبْخَلْتُهُ کے معنی ہوں گے: وَجَدْتُه ذا بُخْلٍ، أَيْ وَجَدْتُهُ بَخِيلًا. اور أَحْمَدْتُ زَيْدًا میں حَمِدَ متعدی ہے، لہٰذا أَحْمَدْتُهُ کے معنی ہوں گے: وَجَدْتُهُ مَحْمُودًا (میں نے اس کو محمود پایا)۔

زمان کی مثال: أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت میں داخل ہوا)، مکان کی مثال: أَعْرَقَ زَیْدٌ (زید عراق پہنچا)، عدد کی مثال: أَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ (دراہم دس تک جا پہنچے)۔

۹- صیرورت: کے لغوی معنی ہیں: پھر جانا۔ اصطلاح میں اس کے تین معنی آتے ہیں:

۱- فاعل کا ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں ماخذ کی صفت پائی جائے، جیسے: أَجْرَبَ زَیْدٌ (زید خارشی اونٹ کا مالک ہوا) ماخذ "جرب" ہے، اور فاعل "زید" جس چیز (اونٹ) کا مالک ہوا ہے اس میں یہ صفت "جَرَبُ" پائی جاتی ہے۔

۲- فاعل کا صاحبِ ماخذ ہو جانا، جیسے: أَثْمَرَ الْبُسْتَانُ (باغ پھل والا ہو گیا) فاعل "البستان" ماخذ "ثَمَر" والا ہو گیا۔ أَلْبَنَتِ الْجَامُوْسُ (بھینس دودھ والی ہو گئی) فاعل "الجاموس" ماخذ "لبن" والا ہو گیا۔

۳- فاعل کا ماخذ میں کسی چیز کا مالک ہو جانا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسم خزاں میں بچے والی ہو گئی) اس مثال میں فاعل (الشاۃ) ماخذ (خریف، خزاں) کے اندر کسی چیز (بچہ) والا ہو گیا۔

۱۰- لیاقت: کے لغوی معنی ہیں: لائق ہونا، قابل ہونا، اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا ماخذ کے لائق و مستحق ہونا، جیسے: أَلَامَ الرَّجُلُ (ایک شخص ملامت کا مستحق ہوا) اس مثال میں فاعل "الرجل" ماخذ "لوم" بمعنی ملامت کا مستحق ہوا۔

۱۱- حینونت: یہ "حین" سے مشتق ہے، بمعنی وقت، زمانہ۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا ماخذ کے وقت میں پہنچنا یا قریب ہونا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچ گئی) اس مثال میں فاعل "الزرع" ماخذ "حصاد" کاٹنے کے وقت میں پہنچا۔ اسی طرح أَصْرَمَ النَّخْلُ (کھجور توڑنے کا وقت قریب آیا)۔

۱۲- مبالغہ: کے لغوی معنی: کثرت و زیادت کے ہیں۔ اصطلاحی معنی ہیں: مقدار یا کیفیت میں ماخذ کی زیادتی بیان کرنا۔

مقدار میں زیادتی کی مثال: أَثْمَرَتِ النَّخْلُ (کھجور کا درخت بہت پھل دار ہوا) ماخذ

"ثمر" کی کثرت مقدار کو بیان کیا ہے۔

کیفیت میں زیادتی کی مثال: أَسفَرَ الصُّبحُ (صبح خوب روشن ہوئی) ماخذ "سَفر" روشنی کی کثرت کو بیان کیا ہے۔

۱۳- ابتدا: کے معنی ہیں: کسی فعل کا ابتداءً اسی باب سے آنا، یعنی یہ مادہ باب افعال میں مجرد کے معنی کی رعایت کے بغیر استعمال ہو۔ ابتدا کی دو صورتیں ہیں:

(۱) وہ مادہ مجرد میں سرے سے استعمال ہی نہ ہوتا ہو، جیسے: أَرقَلَ زَیدٌ (زید نے جلدی کی) اس مادہ کا مجرد "رقل" مستعمل نہیں۔

(۲) وہ مادہ مجرد میں استعمال تو ہوتا ہو، لیکن دوسرے معنی میں استعمال ہوتا ہو، جیسے: اَشفَقَ زَیدٌ (زید خوف زدہ ہوا) مجرد میں یہ مادہ باب سمع سے "شفقت ومہربانی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۴- موافقتِ مجرد، تفعیل، تفعل، استفعال:

موافقت کے معنی ہیں: ایک فعل کا دوسرے فعل کے ہم معنی اور موافق ہونا، باب افعال کی موافقت چار ابواب سے ہے:

(۱) موافقتِ مجرد: أَدجَی اللَّیلُ، دَجَی اللَّیلُ (رات تاریک ہوگئی) أدجَی باب افعال اور دَجَی مجرد۔

(۲) موافقتِ تفعیل: أَکفَرتُه، کَفَّرتُه (میں نے اس کی نسبت کفر کی طرف کی) أَکفَرتُ بابِ افعال اور کَفَّرتُ بابِ تفعیل۔

(۳) موافقتِ تفعل: أَخبَیتُهُ، تَخبَّیتُه (میں نے اس کو خیمہ بنایا) باب افعال اور تفعل دونوں ہم معنی مستعمل ہیں۔

(٤) موافقتِ استفعال: أَعظَمتُهُ، اِستَعظَمتُهُ (میں نے اس کو بڑا خیال کیا) اِفعال واستفعال دونوں ہم معنی مستعمل ہیں۔

۱۵- مطاوعتِ مجرد و تفعیل:

مطاوعت کے معنی ہیں: فرماں برداری، یہاں مطاوعت سے مراد ہے باب افعال کا ثلاثی مجرد یا باب تفعیل کے بعد اس لیے آنا تاکہ معلوم ہو جائے کہ فعلِ اول کے فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کیا ہے۔

مطاوعت مجرد کی مثال: كَبَبْتُ الإِنَاءَ فأَكَبَّ (میں نے برتن کو اوندھا کیا پس وہ اوندھا ہو گیا) اس مثال میں فعلِ اول (كَبَبْتُ جو مجرد ہے) کے فاعل (متکلّم) کے اثر (اوندھا کرنے) کو مفعول نے قبول کیا ہے۔

مطاوعت تفعیل کی مثال: بَشَّرَ زَيْدٌ عَمْرًوا فأَبْشَرَ (زید نے عَمرو کو خوش خبری دی پس عمرو خوش ہو گیا) اس مثال میں فعلِ اول (بَشَّــر) کے فاعل (زید) کے اثر (خوشی دینا) کو مفعول نے قبول کیا ہے۔

التمرین

مندرجہ ذیل افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

۱- أَوتَرتُ القَوسَ ۲- أَكمَلْتُ الدَّرسَ ۳- أَبصَرتُ زيدا۔

٤-أَقْرَدتُ الإبلَ (میں نے اونٹ کی چیچڑی دور کی)

مندرجہ ذیل خاصیات کے معانی اور مثال بیان کریں۔

۱- حینونت ۲- ابتدا ۳- مطاوعت

٤- تعدیہ ۵- اعطاء ماخذ ٦- لیاقت

خاصیات باب تفعیل

اس باب کی تیرہ خاصیات ہیں:

۱- تعدیہ ۲- تصییر ۳- سلب ماخذ ٤- صیرورت

۵- بلوغ ٦- مبالغہ ۷۔ نسبت إلی ماخذ ۸- الباس ماخذ

۹- تخلیط ماخذ ۱۰- تحویل ۱۱-قصر ۱۲-ابتدا

۱۳- موافقتِ مجرد واِفعال و تفعل

۱- تعدیہ: کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: فَرَّحَ (اس نے خوش کیا)۔ مجرد میں یہ مادہ باب سمع سے لازم آتا ہے، فَرِح (وہ خوش ہوا)۔

متعدی بدو مفعول کی مثال: عَلَّمْتُ الرَّجُلَ الْحَقَّ، (میں نے ایک شخص کو حق سکھایا) مجرد میں عَلِمْتُ الْحَقَّ (میں نے حق جانا) متعدی بیک مفعول ہے۔

فائدہ: باب تفعیل متعدی بسہ مفعول استعمال نہیں ہوتا، متعدی بسہ مفعول ہونا باب اِفعال کی خصوصیّت ہے۔

۲- تصییر: کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: فَرَّحْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو خوش کیا) یہاں فاعل نے مفعول کو ماخذ فرح، (خوشی) والا بنایا ہے۔

۳- سلبِ ماخذ: اس کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: قَذَّيْتُ عَيْنَهُ (میں نے اس کی آنکھ سے تنکا دور کیا) قَذًى تنکا، فعل کا ماخذ ہے، جب کہ مجرد میں یہ قَذِيَتْ عَيْنُهُ (اس کی آنکھ میں تنکا پڑ گیا)، اسی طرح قَرَّدْتُ الإبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچڑیاں صاف کیں) ماخذ قُرَاد (چیچڑی) ہے۔

٤-صیر ورت: کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: نَوَّرَ الشَّجرُ (درخت شگوفہ دار کلی والا ہو گیا)۔ فاعل (الشجر) صاحب ماخذ ہوا۔ "نُوْر" ماخذ ہے بمعنی شگوفہ (کلی)۔

۵- بلوغ: کے معنی ہیں: فاعل کا ماخذ میں آنا، یا پہنچنا، جیسے: خَیَّمَ زَیدٌ (زید خیمہ زن ہوا) عَمَّقَ عَمرٌو (عمرو معاملہ کی گہرائی تک پہنچا)۔ دونوں مثالوں میں فاعل ماخذ: خیمہ، عمق، گہرائی میں آیا/ پہنچا ہے۔

٦- مبالغہ: یہ خاصیّت باب تفعیل میں دوسرے ابواب کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے۔
مبالغہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مبالغہ فی الفعل: فعل میں زیادتی بیان کرنا، خواہ زیادتی کیفیت میں ہو، جیسے: صَرَّحَ الأَمْرُ (معاملہ خوب واضح ہوا)۔ یا زیادتی کمیت یعنی مقدار میں ہو، جیسے: جَوَّلَ زَیدٌ (زید بہت گھوما)۔

(۲) مبالغہ فی الفاعل: فاعل میں زیادتی بیان کرنا، جیسے: مَوَّتَتِ الإِبِلُ (بہت اونٹ مرے) مبالغہ فاعل "الإبل" میں ہے، یعنی مرنے والے اونٹوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(۳) مبالغہ فی المفعول: مفعول میں زیادتی بیان کرنا، جیسے: (غَلَّقَتِ الأَبْوَابَ) اس نے بہت سے دروازے بند کیے، یہاں مبالغہ مفعول "الأبواب" میں ہے۔

۷- نسبت الی ماخذ: کے معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا، جیسے: کَفَّرْتُ زَیدًا وَفَسَّقْتُه (میں نے زید کی نسبت کفر کی طرف کی، فسق کی طرف کی) فاعل (متکلّم) نے مفعول (زید) کی نسبت ماخذ (کفر، فسق) کی طرف کی۔

۸- الباسِ ماخذ: لغت میں الباس کے معنی ہیں: پہنانا، اور الباس ماخذ کے اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: جَلَّلْتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنا دی) یہاں فاعل نے مفعول "فرس" کو ماخذ "جُل" پہنایا۔

۹- تخلیطِ ماخذ: تخلیط کے لغوی معنی ہیں: خلط ملط کرنا، اور تخلیط ماخذ کے اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ سے آراستہ کرنا، جیسے: ذَهَّبْتُ السَّيفَ (میں نے تلوار کو سونے سے آراستہ کیا) یہاں فاعل نے مفعول "السیف" کو ماخذ "ذھب" (سونے) سے آراستہ کیا۔

۱۰- تحویل: کے لغوی معنی ہیں: پھیرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ یا ماخذ کی طرح بنانا، جیسے: مَلَّكَ زَيْدٌ عَمْروا (زید نے عمرو کو مالک بنایا)، ماخذ "ملك" ہے۔ خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا)، ماخذ "خيمة" ہے۔

۱۱- قصر: کے لغوی معنی ہیں: چھوٹا کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: بغرض اختصار مرکب کلام سے کسی کلمے کو مشتق کے طور پر بنانا۔ جیسے: هَلَّلَ زَيْدٌ (زید نے لا إله إلا اللّٰه پڑھا)۔ سَبَّحَ زَيْدٌ (زید نے سُبْحَان اللّٰه پڑھا)۔

۱۲- ابتدا: کے معنی گذر چکے ہیں۔ مثال: لَقَّبَ زيدٌ عَمْروًا (زید نے عمرو کو لقب دیا) مجرد میں یہ مادہ سرے سے مستعمل ہی نہیں۔ جَرَّبْتُ زَيْدًا مِرَارًا (میں نے زید کو بار بار آزمایا) مجرد میں یہ "جرب" سمع سے (خارش زدہ) کے معنی میں مستعمل ہے۔ چناں چہ کہا جاتا ہے: جَرِبَ الجملُ (اونٹ خارش والا ہو گیا)۔

۱۳- موافقت مجرد وافعال وتفعل: یعنی باب تفعیل کا مجرد، اِفعال اور تفعل کے ہم معنی ہونا۔
موافقت مجرد کی مثال: تَمَرْتُه اور تَمَّرْتُه (میں نے اس کو کھجور دی) "تَمَرَ" مجرد اور "تَمَّرَ" باب تفعیل۔
موافقتِ افعال کی مثال: تَمَّرَ اور أَتْمَرَ (تر کھجور خشک ہو گئی)۔
موافقتِ تفعل کی مثال: تَتَرَّسَ زيدٌ اور تَرَّسَ زيدٌ (زید نے ڈھال سے اپنی حفاظت کی) یہاں تفعیل اور تفعل دونوں ہم معنی ہیں۔

التمرين

مندرجہ ذیل افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں۔

۱- شَيَّبَ الحُزْنُ رأسَه فشَابَ ۲- قَشَّرْتُ الفاكهةَ ۳- غَلَّقَت الأبوابَ

مندرجہ ذیل خاصیات کے معنی اور مثالیں ذکر کریں۔

۱- نسبت الی ماخذ ۲- الباسِ ماخذ ۳- قصر ٤- ابتدا ۵- بلوغ

خاصیات باب تفعل

اس باب کی گیارہ خاصیات ہیں:

۱- تکلف ۲- تجنب ۳- لُبسِ ماخذ ٤- تعمّل

۵- اتخاذ ۸- تدریج ۷- تحول ۸- مطاوعت

۹- ابتدا ۱۰- صیرورت ۱۱- موافقت مجرد وافعال و تفعیل واستفعال

۱- تکلّف: یعنی فاعل کا مصنوعی طور پر خودکو ماخذ سے متصف ظاہر کرنا، یا فاعل کا خود کو بناوٹی طور پر ماخذ کی طرف منسوب کرنا، جیسے: تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید نے خودکوشجاع، دلیر ظاہر کیا) تَمَرَّضَ زَیْدٌ (زید نے خودکومریض ظاہر کیا)۔ان دونوں مثالوں میں فاعل "زید" نے مصنوعی طور پر اپنے آپ کوشجاعت یا مرض سے متصف ظاہر کیا۔اسی طرح تَکَوَّفَ زَیْدٌ (زید نے بناوٹی طور پر خودکوکوفہ کی طرف منسوب کیا)۔

۲- تجنب: اس کے لغوی معنی ہیں: کنارہ کش ہونا۔اور اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا ماخذ سے اجتناب و پرہیز کرنا، جیسے: تَحَوَّبْتُ، تَأَثَّمْتُ (میں گناہ سے بچا) ماخذ "حُوب" اور "اِثم" ہے دونوں بمعنی گناہ۔

۳- لبسِ ماخذ: اس کے معنی ہیں: فاعل کا ماخذ کو پہننا، جیسے: تَخَتَّمَ زَیْدٌ بِالْخَاتَمِ (زید نے انگوٹھی پہنی) اس مثال میں فاعل نے ماخذ "خاتَم" پہنا ہے۔

٤- تعمُّل: اس کے لغوی معنی ہیں: کسی کو کام میں لانا، اور اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا ماخذ کواس کام میں لانا جس کے لیے وہ بنا ہے، جیسے: تَدَهَّنَ زَیْدٌ (زید نے تیل کام میں لایا) یعنی جسم پہ ملا۔ تَتَرَّسَ خَالِدٌ (خالد نے ڈھال کوکام میں لایا)، یعنی ڈھال سے اپنی حفاظت کی۔ تَخَیَّمَ زَیْدٌ (زید نے خیمہ نصب کیا)۔

۵- اتخاذ: کے لغوی معنی ہیں: پکڑنا، اختیار کرنا۔ اصطلاح میں اس کے چار معنی آتے ہیں:

(۱) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ زَیْدٌ الحَجَرَ (زید نے پتھر کوتکیہ بنایا) فاعل

"زید" نے مفعول "الحجر" کو ماخذ "وِسَادۃ" (تکیہ) بنایا۔

(۲) فاعل کا ماخذ بنانا، ایجاد کرنا، جیسے: تَخَیَّمْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑے کو خیمہ بنایا) فاعل نے ماخذ "خیمہ" ایجاد کیا۔

(۳) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے: تَجَنَّبَ زَیْدٌ (زید نے ایک جانب اختیار کی، کنارہ کش ہوا)۔ ماخذ "جَنْبٌ" ہے۔

(٤) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا، جیسے: تَأَبَّطَ زَیْدٌ الصَّبِيَّ (زید نے بچے کو بغل میں لیا) فاعل نے مفعول کو ماخذ "إبط"، بغل میں لیا۔

٦- تدریج: کے لغوی معنی ہیں: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: کسی کام کا بتدریج پایا جانا، خواہ اس کا یکدم پانا ممکن ہو یا نہیں، جیسے: تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے پانی گھونٹ گھونٹ پیا) جب کہ پانی کا یک دم پینا ممکن ہے۔ اور تَحَفَّظْتُ الْقُرْآنَ (میں نے قرآن کو بتدریج حفظ کیا) جس کا یک دم حفظ کرنا ممکن نہیں۔

۷- تحول: کے لغوی معنی ہیں: پھرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا عین ماخذ، یا مثل ماخذ ہو جانا، جیسے: تَنَصَّرَ الرَّجُلُ (آدمی نصرانی ہو گیا)۔ فاعل "الرجل" عین ماخذ "نصرانی" ہو گیا۔ اور تَبَحَّرَ زَیْدٌ فِي الْعِلْمِ (زید وسعت علم میں مثل دریا ہو گیا) فاعل مثل ماخذ (بحر کی طرح) ہو گیا۔

۸- موافقت: مجرد و اِفعال و تفعیل و استفعال: یعنی باب تفعّل کا ان ابواب کے معنی میں استعمال ہونا:

(۱) موافقتِ مجرد کی مثال: تقبَّلَ زَیْدٌ بمعنی قَبِلَ (زید نے قبول کیا)

(۲) موافقتِ اِفعال کی مثال: تَبَصَّرَ بمعنی أَبْصَرَ (اس نے دیکھا)

(۳) موافقتِ تفعیل کی مثال: تَکَذَّبَہ بمعنی کذَّبہ (اس کو جھٹلایا)

(۴) موافقتِ استفعال کی مثال: تَحَوَّجَ بمعنی اسْتَحْوَجَ (اس نے حاجت طلب کی)

۹- ابتدا: اس کے معنی گذر چکے ہیں، مثال: تَوَیَّلَ زَیْدٌ (زید نے "یا ویلتا" اے افسوس!) کہا۔ مجرد میں یہ مادہ سرے سے استعمال ہی نہیں۔ اور تَکَلَّمَ زیدٌ (زید نے بات کی) جب کہ اس مادہ کا مجرد "کَلِمَ" زخمی کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

۱۰- صیرورت: کے معنی ہیں: فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید صاحب مال، مال دار ہو گیا)۔

۱۱- مطاوعتِ تفعیل: یعنی بابِ تفعل کا بابِ تفعیل کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے، جیسے: قَطَّعْتُهُ فَتَقَطَّعَ (میں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا) هَذَّبْتُهُ فَتَهَذَّبَ (میں نے اس کو تہذیب سکھائی پس وہ مہذب ہو گیا)۔

التمرین

مندرجہ ذیل افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں۔

۱- أَدَّبتُ زَیدًا فتأَدَّب ۲- تَعَمَّمَ زیدٌ ۳- تَوَسَّدتُ یدِي

مندرجہ ذیل خاصیات کی تعریف اور مثال بابِ تفعل سے ذکر کریں۔

۱- تعمُّل ۲- تجنُّب ۳- تکلُّف ٤- تدریج

خاصیات باب مفاعلہ

اس باب کی چار خاصیتیں ہیں:

۱- مشارکت ۲- تصییر ۳- ابتدا ٤- موافقت مجرد وافعال وتفعیل وتفاعل۔

۱- مشارکت: اس کے لغوی معنی ہیں: باہم شریک ہونا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں: دو شخصوں کا کسی کام میں اس طور پر شریک ہونا کہ ہر ایک معنی کے اعتبار سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی، مگر لفظوں میں ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہوگا، جیسے: قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمر نے ایک دوسرے سے جنگ کی)۔ زید اور عمرو جنگ میں باہم شریک ہیں، ہر ایک فاعل بھی ہے

اور مفعول بھی، لیکن لفظ میں ''زیدٌ'' کو فاعل اور ''عمروٗ'' کو مفعول ظاہر کیا گیا ہے۔

۲- تصییر: یعنی فاعل کا مفعول کو صاحب ماخذ بنانا، جیسے: عَـافَـاكَ اللّٰهُ، أَي جعلك الله ذا عافية، (اللہ تجھے عافیت والا بنادے)، دعائیہ جملہ ہے۔لفظ "اللّٰه" فاعل ہے "عافیت" ماخذ ہے، "كَ"ضمیر خطاب مفعول ہے۔

۳- ابتدا: وہ مادہ جو مجرد میں استعمال نہ ہو، اس کی مثال: تَـاخَمَ زيدٌ (زید نے اپنی زمین کی حد دوسرے کی زمین کی حد سے ملادی)۔مصدر اس کا "الـمتاخمة" ہے، مجرد میں یہ مادہ مستعمل نہیں۔

جس مادہ کا مجرد کسی اور معنی میں مستعمل ہو اس کی مثال: قَـاسَـى زَيْدٌ هٰذِهِ الشِّدَّةَ (زید نے اس تکلیف کا رنج برداشت کیا) جب کہ اس کا مجرد "قَسْـوَة"، بمعنی (سختی دل) مستعمل ہے۔

٤- موافقتِ مجرد و اِفعال و تفعیل و تفاعل: یعنی بابِ مفاعلہ کا ان ابواب کے موافق اور ہم معنی ہونا۔

۱- موافقتِ مجرد کی مثال: سَافَرَ زَيْدٌ بمعنى: سَفَرَ زيدٌ (زید نے سفر کیا)

۲- موافقتِ اِفعال کی مثال: باعدتُّه بمعنی أبعدتُّه (میں نے اس کو دور کیا)

۳- موافقتِ تفاعل کی مثال: شَاتَم زيدٌ عمروًا بمعنی: تشاتما (زید اور عمرو نے باہم گالم گلوچ کی)

٤- موافقتِ تفعیل کی مثال: ضاعفتُه بمعنی: ضعَّفتُه (میں نے دوگنا کیا)

فائدہ: بعض نے موافقت کی چار قسمیں الگ الگ شمار کر کے بابِ مفاعلہ کے کل خاصیات سات ذکر کی ہیں۔

خاصیات باب تفاعل

اس باب کی پانچ خاصیتیں ہیں:

۱- ابتداء ۲- تشارك ۳- تخییل ٤- مطاوعتِ مفاعله بمعنی اِفعال

۵- موافقتِ مجرد واِفعال

۱- ابتدا: جیسے: تداحك بمعنی: تداخل (گھل مل جانا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔ اور تبارك (بابرکت ہوا) اس کا مجرد "بروك" ہے بمعنی (اونٹ کا بیٹھنا)۔

۲- تشارک: تشارک بمعنی: مشارکت، جو باب مفاعلہ کی خاصیّت ہے، البتہ لفظ کے اعتبار سے مشارکت اور تشارک میں یہ فرق ہے کہ مشارکت میں ایک شریک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول، جب کہ تشارک میں ہر ایک فاعل ہوتا ہے مفعول نہیں ہوتا، جیسے: تَشَاتَمَ زیدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم گالم گلوچ کی) یہاں معنی میں ہر ایک زید اور عمرو فاعل بھی ہیں اور مفعول بھی، لیکن لفظوں میں دونوں فاعل ہیں۔[1]

۳- تخییل: اس کے لغوی معنی ہیں: وہم میں ڈالنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا بناوٹی طور پر خود کو ماخذ کے ساتھ متصف دکھانا، حالاں کہ فاعل نہ واقع میں ماخذ سے متصف ہو، اور نہ ہی فاعل کو ماخذ کا حصول مطلوب ہو، جیسے: تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے خود کو بیمار ظاہر کیا)

---

[1] فائدہ: مشارکت باب مفاعلہ اور تشارک بابِ تفاعل کی خاصیّت ہے، ان دونوں میں لفظی فرق (کہ مشارکت میں ایک شریک لفظاً مرفوع "فاعل" ہوتا ہے، اور دوسرا شریک لفظاً منصوب "مفعول" ہوتا ہے) کے علاوہ معنی کے اعتبار سے یہ فرق بھی ہے: کہ مفاعلہ میں دونوں شریک ایک ساتھ فاعل بھی ہوتے ہیں اور مفعول بھی صرف فاعل یا صرف مفعول نہیں ہوتے، جب کہ تشارک میں جس طرح لفظ کے اعتبار سے دونوں شریک فاعل مرفوع ہوتے ہیں نہ کہ مفعول بہ اسی طرح معنی میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، جیسے: تَرَافَعَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو حَجَرًا (زید اور عمرو نے مل کر ایک پتھر اٹھایا) زید اور عمرو دونوں سے صرف صدور فعل ہوا، دونوں پر فعل واقع نہیں ہوا، وقوع فعل مفعول پر ہوتا ہے۔ اس معنی میں تفاعل کم استعمال ہوتا ہے۔

حالاں کہ وہ بیمار نہیں ہے۔[۱]

٤ مطاوعت مفاعلہ بمعنی اِفعال: باب تفاعل کا باب مفاعلہ (جو اِفعال کے ہم معنی ہو) کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے پہلے فعل کے اثر کو قبول کیا ہے، جیسے: بَاعَدْتُهُ فتباعَدَ (میں نے اس کو دور کیا پس وہ دور ہو گیا) یہاں تباعد (تفاعل) ایسے بَاعَدَ (مفاعلہ) کے مطاوع ہے جو أَبْعَدَ (اِفعال) کے ہم معنی ہے۔

۵- موافقتِ مجرد واِفعال: یعنی بابِ تفاعل کبھی مجرد یا باب اِفعال کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے۔

موافقت مجرد کی مثال: تَعَالَی بمعنی: علا (بلند ہوا)

موافقتِ اِفعال کی مثال: تَيَامَنَ بمعنی أَيْمَنَ (یمن میں داخل ہوا)

التمرین

مندرجہ ذیل خاصیات کی تعریف اور مثالیں ذکر کریں:

۱- مشارکت ۲- ابتدا ۳- تصییر ٤- موافقت

مندرجہ ذیل خاصیات کے معنی اور مثالیں ذکر کریں۔

۱- موافقتِ مجرد واِفعال ۲- مطاوعتِ مفاعلہ بمعنی اِفعال ۳- تشارک

ذیل کے افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں:

۱- تَوَالَى زَيْدٌ ۲- تَجَاهَلَ زَيْدٌ

---

[۱] فائدہ: اس سے پہلے باب تفعل کی ایک خاصیّت ''تکلّف'' بیان ہوئی۔ تخییل اور تکلّف میں فرق یہ ہے کہ تخییل میں فاعل جس ماخذ کے ساتھ خود کو متصف دکھاتا ہے، وہ پسندیدہ وصف نہیں ہوتا، نہ واقعتاً اس کا حصول مطلوب ہوتا ہے، جیسے: تَجَاهَلَ زَيْدٌ (زید نے خود کو جاہل دکھلایا)۔ اظہارِ جہالت کوئی پسندیدہ وصف نہیں، محض کسی غرض سے دھوکہ دینے کے لیے ظاہر کیا جاتا ہے، جب کہ ''تکلّف'' میں فاعل جس ماخذ سے خود کو متصف دکھلاتا ہے، وہ اکثر پسندیدہ وصف ہوتا ہے، جیسے: تَشَجَّعَ زَيْدٌ (زید نے خود کو بہادر ظاہر کیا) شجاعت پسندیدہ وصف ہے۔

خاصیات باب افتعال

اس باب کی چھ خاصیات ہیں:

۱- اتخاذ ۲- تصرف ۳- تخییر ٤- ابتدا ۵- مطاوعتِ تفعیل

٦- موافقتِ مجرد وافعال وتفعل وتفاعل واستفعال.

۱- اتخاذ: اس کی چار صورتیں ہیں:

(۱) فاعل کا ماخذ کو بنانا، ایجاد کرنا، جیسے: اِجتَحَرَ الفَأرُ (چوہے نے بل بنایا)۔ ماخذ "جُحر" ہے۔

(۲) فاعل کا ماخذ کو اختیار کرنا، جیسے اِجتَنَبَ زَیدٌ (زید نے کنارہ اختیار کیا) ماخذ "جَنبٌ" ہے۔

(۳) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا، جیسے: اِشتَوَیتُ اللَّحمَ (میں نے گوشت بھونا) ماخذ "شِوَاءٌ" ہے۔

(٤) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا، جیسے: اِحتَجَرتُ الطِّفلَ (میں نے بچہ گود میں لیا)۔ ماخذ "حِجرٌ" ہے۔

۲- تصرف: کے لغوی معنیٰ: ہیں کسی کام میں دخل پانا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فعل کے حصول میں کوشش کرنا، جیسے: اِکتَسَبَ زَیدٌ (زید نے مال حاصل کرنے کی کوشش کی)

۳- تخییر: کے لغوی معنی ہیں: اختیار کرنا، پسند کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا کسی فعل کو اپنے لیے کرنا، جیسے: اِکتَلتُ الشَّعِیرَ (میں نے جو اپنے لیے ناپا) یہاں فاعل نے جو ناپنے کا عمل اپنے لیے کیا۔

٤- ابتدا: جیسے: اِیتَجزَ بمعنی (جھک جانا)، یہ مادہ مجرد میں مستعمل نہیں۔ اور اِستَلَمَ الحَجَرَ (اس نے پتھر کو چوما) اس کا مجرد "سَلِمَ" ہے بمعنی (سلامت ہوا)۔

۵- مطاوعتِ تفعیل: جیسے: غَمَّمتُه فَاغتَمَّ (میں نے اس کو غمگین کیا پس وہ غمگین ہوگیا)۔

۶۔موافقت مجرد، اِفعال، تفعل، تفاعل، استفعال: یعنی بابِ افتعال کبھی ان ابواب کے موافق استعمال ہوتا ہے۔

موافقت مجرد کی مثال: اِبْتَلَجَ بمعنی بَلِجَ (کشادہ آبرو ہوا)

موافقت اِفعال کی مثال: اِحْتَجَزَ بمعنی أَحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا)

موافقتِ تفعل کی مثال: اِرْتَدَی بمعنی تَرَدَّی (اس نے چادر اوڑھ لی)

موافقتِ تفاعل کی مثال: اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو بمعنی: تَخَاصَمَ (زید اور عمرو نے باہم جھگڑا کیا)

موافقتِ استفعال کی مثال: اِیْتَجَرَ بمعنی: اِسْتَأْجَرَ (اس نے اجرت طلب کی)

خاصیات باب استفعال

اس باب کی دس خاصیتیں ہیں:

۱- طلب	۲- لیاقت	۳- وِجْدَان	٤- حِسْبَان
۵- تحول	٦- اتخاذ	۷- قصر	۸- ابتدا
۹-مطاوعت افعال	۱۰- موافقت مجرد واِفعال و تفعل و افتعال		

۱- طلب: یعنی فاعل کا ماخذ کو طلب کرنا، جیسے: اِسْتَطْعَمْتُهُ (میں نے اس سے کھانا طلب کیا) فاعل (متکلّم) نے ماخذ "الطعام" طلب کیا۔

۲- لیاقت: یعنی فاعل کا ماخذ کے لائق ہونا، جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا) فاعل "الثوب" ماخذ "رُقْعَة" کے لائق ہوگیا۔

۳- وِجْدَان: کے لغوی معنی: ہیں پانا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے: اِسْتَكْرَمْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کریم یعنی سخی پایا) فاعل نے مفعول کو ماخذ "کَرَم ،سخا" کے ساتھ متصف پایا۔

٤- حِسبَان: کے لغوی معنی ہیں: خیال کرنا، گمان کرنا۔ اصطلاحی معنی ہیں: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ متصف گمان کرنا، جیسے: اِستَحسَنتُ زَیدًا (میں نے زید کو نیک سمجھا) یعنی میں نے اس پر نیک اور اچھے ہونے کا گمان کیا۔

فائدہ: وِجدان اور حسبان میں فرق یہ ہے کہ وِجدان میں فاعل کو مفعول کا ماخذ کے ساتھ متصف ہونے پر یقین ہوتا ہے، جب کہ حِسبان میں صرف گمان وخیال ہوتا ہے۔

۵- تحول: اس کے لغوی معنی ہیں: پھرنا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں فاعل کا عین ماخذ، یا مثل ماخذ ہونا، جیسے: اِستَحجَرَ الطِینُ (گارا پتھر بن گیا) اِستَنوَقَ الجَمَلُ (اونٹ اونٹنی بن گیا)، یعنی جس طرح اونٹنی میں کمزوری ہوتی ہے، اسی طرح اونٹ کمزور ہو گیا۔ پہلی مثال میں ماخذ "حَجَر" اور دوسری مثال میں "ناقة" ہے۔

٦- اتخاذ: یعنی فاعل کا ماخذ ایجاد کرنا، بنانا، جیسے: اِستَوطَنتُ الحِجَازَ (میں نے حجاز کو وطن بنایا) ماخذ "وطن" ہے۔

فائدہ: اتخاذ کی چار صورتیں ہیں، لیکن باب استفعال میں صرف یہی ایک صورت "فاعل کا ماخذ ایجاد کرنا" پائی جاتی ہے، باقی صورتیں باب استفعال میں زیادہ رائج نہیں۔

۷- قصر: یعنی بغرضِ اختصار مرکب کلام کو باب استفعال سے مشتق کے طور پر ایک کلمہ بنانا، جیسے: اِستَرجَعَ زَیدٌ (زید نے إِنَّـا لِلّٰهِ وإِنَّا إِلَیهِ رَاجِعُونَ کہا) "استرجع"، ایسا کلمہ ہے جسے اختصار کی غرض سے مرکب کلام (إِنَّا لِلّٰهِ وإِنَّا إِلَیهِ رَاجِعُونَ) سے بنایا گیا ہے۔

۸- ابتدا: جیسے: اِستَـأْجَزَ (وہ جھک گیا) مجرد میں یہ مادہ مستعمل نہیں، اور اِستَعَانَ، اِستَحَدَّ (اس نے زیرِ ناف بال صاف کیے) مجرد میں یہ "عان" ادھیڑ عمر کا ہونا "حدَّ" تیز کرنا، یا حد قائم کرنے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

۹- مُطَاوعت: یعنی باب استفعال کا باب اِفعال کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے، جیسے: أَقَمتُهُ فَاستَقَامَ (میں نے اس کو کھڑا کیا

پس وہ کھڑا ہو گیا)۔

۱۰- موافقتِ: مجرد، اِفعال، تفعل، افتعال:

موافقتِ مجرد کی مثال: اِسۡتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا)

موافقتِ افعال کی مثال: اِستَجابَ بمعنی أَجابَ (جواب دیا، قبول کیا)

موافقتِ تفعّل کی مثال: اِسۡتَکۡبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ (تکبّر اور بڑائی کی وجہ سے انکار کیا)

موافقت افتعال کی مثال: اِسۡتَعۡصَمَ بمعنی اِعۡتَصَمَ (اس نے مضبوطی سے تھاما، یا گناہوں سے بچا)۔

التمرین

۱- اتخاذ کیا ہے اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

۲- افتعال کے خواص کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

۳- مندرجہ ذیل الفاظ میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

(۱) اعتضد (گود میں لینا، بغل میں دبانا) (۲)۔ اقتدر بمعنی: قدر

(۳) ابتامت الشاۃ (بکری نے چارہ طلب کیا)۔

٤- باب استفعال کی خاصیات کتنی ہیں؟ پانچ کا ذکر کریں۔

۵- وِجۡدان کیا ہے؟ حِسۡبان کیا ہے؟ ان میں کیا فرق ہے؟

٦- مندرجہ ذیل اَفعال میں کون سی خاصیات ہیں؟

(۱) اِسۡتَهَلَّ الصَّبِيُّ. (۲) اِسۡتَعۡمَلۡتُ الۡماءَ. (۳) اِسۡتَفۡسَرَ زَيۡدٌ.

خاصیات باب انفعال

اس باب کی پانچ خاصیات ہیں:

۱- لزوم ۲- علاج ۳- ابتدا

٤- مطاوعتِ مجرد وافعال ۵- موافقتِ مجرد وِافعال

۱- لزوم: بابِ انفعال[۱] کی ایک خاصیّت لازم ہونا ہے، چاہے اس کا مجرد لازم ہو یا متعدی، جیسے: اِنْصَرَفَ (لوٹا، پھرا) اس کا مجرد "صَرَفَ" (لوٹا دیا، پھرا دیا) متعدی ہے۔

۲- علاج: کے لغوی معنی ہیں: بیماری کا علاج کرنا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں: باب انفعال کا ان الفاظ سے آنا جن کا ادراک حواس ظاہرہ سے ہو، اور اعضائے ظاہرہ کا اثر ہو، جیسے: اِنْكَسَرَ (ٹوٹا) اِنْفَطَرَ (پھٹا) انکسار (ٹوٹنے) اور انفطار (پھٹنے) کا ادراک حواس سے ہوتا ہے، اور اعضائے ظاہرہ کا اثر ہوتا ہے۔

فائدہ: لزوم وعلاج بابِ انفعال کے لیے لازم ہیں۔ اس باب کا کوئی فعل ان دو خاصیات سے خالی نہیں ہوگا، یہی وجہ کہ انعلم اور انعرف کہنا درست نہیں، کیوں کہ "علم" اور "معرفت" کا تعلّق حواس ظاہرہ سے نہیں، انفعال کے علاوہ دوسرے ابواب میں ان خاصیات کا اطلاق مجازی ہوگا۔

۳- ابتدا: جیسے: انطلق (چلا گیا) اس کا مجرد طَلُقَ ہے (آزاد ہونا، رہا ہونا، خندہ رو ہونا، ہنس مکھ ہونا) ابتدا کی پہلی صورت (یعنی وہ مادہ جو مجرد میں سرے سے استعمال نہ ہوتا ہو) باب انفعال میں نہیں پائی جاتی۔

٤- مطاوعتِ مجرد و اِفعال: یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد اور باب اِفعال کا مطاوع ہونا۔

مطاوعتِ مجرد کی مثال: كَسَرْتُهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا)

[۱] فائدہ: مندرجہ ذیل ابواب اکثر لازم ہوتے ہیں: کرم، انفعال، افعلال، افعیلال، تفعلل، افعنلال۔

مطاوعتِ افعال کی مثال: أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہوگیا)

۵- موافقت مجرد واِفعال: یعنی باب انفعال کا ان ابواب کے ہم معنی ہونا۔

موافقتِ مجرد کی مثال: اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ بمعنی بَلِجَ (صبح روشن ہوئی) موافقتِ افعال کی مثال: اِنْحَجَزَ بمعنی أَحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا)

فائدہ: جس کلمے کے فاء کلمہ کے مقابلے میں حروفِ یرملون (ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف ہو، وہ کلمہ باب انفعال سے نہیں آتا، اس لیے کہ ایسے کلمہ کا باب انفعال سے آنا باعث ثقل ہے، ایسے کلمے سے اگر باب انفعال کے معنی ادا کرنا مقصود ہوں تو اس کو باب افتعال سے لایا جائے گا، جیسے رَفَعْتُهُ فَارْتَفَعَ (میں نے اس کو اٹھایا پس وہ اٹھا) مَدَدْتُهُ فَامْتَدَّ (میں نے اس کو کھینچا پس وہ کھنچ گیا) لَوَيْتُ الرَّسَنَ فَالْتَوَى (میں نے رسی بٹی پس وہ بٹ گئی) وغیرہ، لیکن اِمَّحَى (اصل میں اِنْمَحَى) اور اِمَّازَ (اصل میں اِنْمَازَ) باوجود یہ کہ فاء کلمہ میں "ن" "م" ہیں، بابِ انفعال سے استعمال ہونا شاذ ہے۔

خاصیات باب افعیعال

اس باب کی چار خاصیات ہیں:

۱- لزوم ۲- مبالغہ ۳- مطاوعت مجرد ٤- موافقتِ استفعال

۱- لزوم: یہ باب زیادہ تر لازم استعمال ہوتا ہے، جیسے: الاحدِيد ابُ (کبڑا ہونا) الاخشِيشَانُ (بہت سخت ہونا) کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِعْرَوْرَيْتُه (میں گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوا)۔

۲- مبالغہ: اس باب میں مبالغہ کی خاصیّت بکثرت پائی جاتی ہے، جیسے: اِعشَوشَبَتِ الأرضُ (زمین بہت گھاس والی ہوگئی) اخلولق الثوبُ (کپڑا بہت پرانا ہوگیا)

۳- مطاوعتِ مجرد: جیسے: ثَنَيْتُهُ فَاثْنَوْنَى (میں نے اس کو موڑا تو وہ مڑ گیا)

٤- موافقتِ استفعال: جیسے: احلولیته بمعنی: استحلیته[1] (میں نے اس کو میٹھا سمجھا)

التمرین

۱- لزوم وعلاج کے معنی ذکر کریں۔

۲- مندرجہ ذیل افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں۔

(۱) انقطع (۲) انفطأ (۳) انقلب

۳- بابِ افعیعال سے مبالغہ کی مثالیں ذکر کریں۔

٤- بابِ افعیعال کے خواص کیا ہیں؟

۵- الاحریراق، الاملیلاح، الاخشیشان میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

خاصیات باب افعلال وافعیلال

افعلال وافعیلال ہر ایک کے چار چار خاصیات ہیں:

۱- لزوم ۲- مبالغہ ۳- لون ٤- عیب

۱- لزوم: یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں، جیسے: احمَّر (افعلال) سے اور احمارَّ (افعیلال سے) سرخ ہوا۔

۲- مبالغہ: اسوَدَّ (افعلال) بہت سیاہ ہوا، اشهابَّ (افعیعال) بتدریج سفید ہوا، سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہوا۔

فائدہ: باب افعیلال میں مبالغہ کی خاصیّت باب افعلال سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

۳،۴۔ لون، عیب: ان دونوں بابوں میں رنگ اور عیب کے معنی پائے جاتے ہیں، لیکن زیادہ تر رنگ کے معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: احمرَّ، احمارَّ (خوب سرخ ہوا)، احوَلَّ، احوالَّ (زیادہ بھینگا ہوا)، بھینگا ہونا عیب ہے۔

---

[1] قال الجوهري: لم يجئ "افعوعل" متعديًا إلا "احلولى" عند من يقول: احلوليته، واعرورَى الفرسَ، أي رَكِبَه عَرِيًّا . (شرح النظام : ٥٩)

خاصیات باب افعوال

اس باب کی تین خاصیتیں ہیں:

۱- اقتضاب ۲- مبالغہ ۳- لزوم

۱- اقتضاب: مُقتَضَب لغت میں: کٹے ہوئے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں: وہ مادہ وماخذ ہے جس کی اصل، یا مثلِ اصل نہ ہو، بلکہ شروع سے اس کی وضع اسی وزن پر ہوئی ہو، اور ایسے حرف الحاق وحرف زائد سے خالی ہو جو کسی معنی کے لیے ہو، جیسے: اجلَوَّذ (خوب تیز چلا) مُقتَضَب کو مرتجل بھی کہتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں یوں بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ مُقتَضَب وہ مادہ ہے جو مجرد کے بغیر ابتداءً مزید فیہ میں استعمال ہو، جیسے: اجلَوَّذ کہ اس کا مجرد مستعمل نہیں۔[1]

۲- مبالغہ: اجلوَّذ الفرس میں مبالغہ بھی ہے (گھوڑا تیز دوڑا)۔

۳- لزوم: باب افعوال اکثر لازم استعمال ہوتا ہے، جیسے: اجلوَّذ۔ کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: اعلوَّط البعیرَ[2] (اونٹ کی گردن پر لٹک کر سوار ہوا) یہ متعدی ہے۔

التمرین

۱- افعیعال کے خواص کیا ہیں؟

۲- الاحریراق، الاملیلاح، الاخشیشان میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

۳- الاسمیرار، الاکمیتات، الاصفرار میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

---

[1] فائدہ: اقتضاب اور ابتدا میں دو وجہ سے فرق ہے:

۱۔ اقتضاب میں یہ ضروری ہے کہ وہ مادہ مجرد میں بالکل استعمال نہ ہو۔ ابتدا میں یہ شرط نہیں، اگر وہ مادہ مجرد میں استعمال ہے، لیکن دوسرے معنی میں تب بھی اس میں ابتدا کی خاصیت مزید میں پیدا ہوسکتی ہے۔

۲۔ اقتضاب میں اس کلمہ کا حروفِ زوائدہ الحاق سے خالی ہونا شرط ہے جب کہ ابتدا میں یہ شرط نہیں۔

[2] أي لزم، وفي "الصحاح": اعلوّطني فلانٌ: أي لَزِمَني (جاربردی) وفي "الرضي": اعلوّط أي عَلَا.

٤- باب افعوال کی خاصیات کتنی ہیں اور کیا کیا ہیں؟

۵- اقتضاب کے لغوی واصطلاحی معنی اور مثال ذکر کریں۔

خاصیات رباعی مجرد

رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے ''فعللۃ'' ۔اس باب کی خاصیات بہت ہیں، چند مشہور خاصیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱- قصر ۲- الباسِ ماخذ ۳- اتخاذ ٤- تعمّل ۵- مطاوعتِ خود

۱- قصر: جیسے: بَسْمَلَ (بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرَّحیم پڑھی)

۲- الباسِ ماخذ: جیسے: بَرْقَعْتُهَا (میں نے اس کو برقعہ پہنایا) ماخذ ''برقع'' ہے۔

۳- اتخاذ: جیسے: قَنْطَرَ (اس نے بہت سارا مال جمع کیا) ماخذ ''قنطرة'' ہے۔

٤- تعمّل: ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے کپڑا زعفرانی کیا) ماخذ ''زعفران'' ہے۔

۵- مطاوعتِ خود: جیسے: غَطْرَشَ اللَّيْلُ بَصَرَهُ فَغَطْرَشَ (رات نے اس کی آنکھ کو تاریک بنایا پس وہ تاریک ہوگئی)

فائدہ: اس باب کی لفظی خاصیّت یہ ہے کہ اکثر صحیح ومضاعف سے استعمال ہوتا ہے، جیسے: زَلْزَلَ، حَصْحَصَ، وَسْوَسَ۔

ابواب رباعی مزید فیہ

خاصیات باب تفعلل

اس باب کی تین خاصیتیں ہیں:

۱-اقتضاب ۲- تحول ۳- مطاوعتِ فَعْلَلَ

۱-اقتضاب: جیسے: تَهَبْرَسَ (ناز سے چلا) یہ مادہ مجرد میں مستعمل نہیں، اور ایسے حرف الحاق وزائد سے خالی ہے جو کسی معنی کے لیے ہو۔

۲- تحول: فاعل کا عینِ ماخذ، یا مثلِ ماخذ ہونا، جیسے: تَزَنْدَقَ الرجل (آدمی زندیق بن گیا) ماخذ "زندقة" ہے۔

۳- مطاوعتِ فعلل: جیسے: دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے پتھر لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)

التمرين

مندرجہ ذیل افعال میں کون سی خاصیات پائی جاتی ہیں:

۱- حوقل زید ۲ عسکر خالد (خالد نے لشکر بنایا)

۳- بعثر الحجر فتبعثر ٤ تبختر زید (زید متکبّرانہ چال چلا)

تحول، تعمّل میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

خاصیات باب افعنلال وافعلال

ان دونوں بابوں کی تین تین خاصیات ہیں:

۱-لزوم ۲-اقتضاب ۳-مطاوعتِ فعلل

۱- لزوم: جیسے: اثْعَنْجَر، افعَنْلَلَ، (وہ بہہ گیا) اکْفَهَرَّ النجمُ، افْعَلَلَّ، (انتہائی تاریکی میں ستارہ چمک گیا)

۲-اقتضاب: جیسے: اعْرَنْفَطَ، (منقبض ہوا، ترش رو ہوا) اکْفَهَرَّ، (انتہائی تاریکی میں ستارہ چمک گیا)۔

۳-مطاوعتِ فعلل: یعنی رباعی مجرد کے مطاوع ہونا، جیسے: ثَعْجَرْتُه فاثْعَنْجَرَ. (میں نے اس کا خون بہایا پس وہ بہہ گیا) اور طَمْأَنْتُهُ فاطمأنَّ. (میں نے اس کو مطمئن کیا پس وہ مطمئن ہوگیا)

الحمد للّٰه علىٰ ذلك

تمرین متعلق خاصیاتِ تمام ابواب

۱- خاصیات کے معنی کیا ہیں؟ مثال سے وضاحت کریں۔
۲- أم الأبواب کے خواص کیا ہیں؟
۳- باب افعال کی خاصیات کتنی ہیں؟ اور کیا کیا ہیں؟
٤- ابتدا، اقتضاب، وِجدان، حِسبان، مطاوعت وموافقت یہ خاصیات کن ابواب میں پائی جاتی ہیں، مثالوں سمیت ذکر کریں، ہر دو کے درمیان فرق بھی لکھیں۔
۵- لزوم وتعدیہ کی خاصیتیں کن ابواب میں پائی جاتی ہیں، مثال دے کر وضاحت کریں۔
٦- تصییر کی خاصیّت کن ابواب میں پائی جاتی ہے، ہر باب سے ایک ایک مثال بتائیے۔
۷- مشارکت اور تشارک کی خاصیّت کن ابواب میں پائی جاتی ہے، دونوں کے درمیان فرق کی وضاحت کریں۔
۸- قصر کی خاصیّت کن ابواب میں پائی جاتی ہے، ہر باب سے ایک ایک مثال بتائیے۔
۹- کیا خاصیات ابواب صرف یہی ہیں، یا اور بھی خاصیتیں ہوسکتی ہیں؟
۱۰- خاصیات ابواب کے فوائد پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

تلك عشرة كاملة

کون سی خاصیّت کس کس باب میں پائی جاتی ہے......؟

نمبر شمار	خاصیات	ابواب
١	تعدیہ	إفعال، تفعیل
٢	تصییر	إفعال، تفعیل، مفاعلة
٣	الزام	إفعال
٤	تعریض	إفعال
٥	وِجُدان	إفعال، استفعال
٦	سلب	إفعال
٧	اعطاء ماخذ	إفعال
٨	بلوغ	إفعال، تفعیل
٩	صیرورت	إفعال، تفعیل، تفعل
١٠	لیاقت	إفعال، استفعال
١١	حینونت	إفعال
١٢	مبالغہ	إفعال، تفعیل، افعیعال، افعِلَال، افعیلال، افعوَّال
١٣	ابتدا	إفعال، تفعیل، تفعل، مفاعلة، تفاعل، افتعال، استفعال، انفعال
١٤	نسبت بماخذ	تفعیل
١٥	الباسِ ماخذ	تفعیل، فعللة
١٦	تخلیط ماخذ	تفعیل
١٧	تحویل	تفعیل
١٨	قصر	تفعیل، استفعال، فعللة
١٩	تکلّف	تفعل
٢٠	تجنب	تفعّل

نمبر شمار	خاصیات	ابواب
٢١	لبسِ ماخذ	تفعّل
٢٢	تعمل	تفعل، فعللة
٢٣	اتخاذ	تفعل، افتعال، استفعال، فعللة
٢٤	تدریج	تفعّل
٢٥	تحول	تفعل، استفعال، تَفَعْلُلْ
٢٦	مشارکت	مفاعلة
٢٧	تخییل	تفاعل
٢٨	تشارک	تفاعل
٢٩	تصرف	افتعال
٣٠	تخییر	افتعال
٣١	طلب	استفعال
٣٢	حِسبَان	استفعال
٣٣	لزوم	افعیعال، افُعِلَال، افعیلال، افعوال، افعنلال، افُعِلَّال
٣٤	علاج	انفعال
٣٥	لون	افعِلَال، افعیلال
٣٦	عیب	افعِلَال، افعیلال
٣٧	اقتضاب	افعِوَّال، تفعلل، افعنلال، افُعِلَّال
٣٨	موافقت	إفعال، تفعیل، تفعّل، مفاعلة، تفاعل، افتعال، استفعال، انفعال، افعیعال
٣٩	مطاوعت	إفعال، تفعّل، تفاعل، افتعال، استفعال، انفعال، افعیلال، فعلله، تفعلل، افعنلال، افعلّال

ضمیمہ نمبر ①

علاماتِ ابواب

خاصیات ابواب بیان کرنے کے بعد بطورِ ضمیمہ کچھ علامتیں ذکر کی جاتی ہیں، تاکہ کسی بھی فعل کے باب معلوم کرنے میں طلبہ کے لیے آسانی ہو۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب کی پہچان مصدر سے ہوسکتی ہے، اور ثلاثی مجرد میں باب معلوم کرنے کے لیے اگر مندرجہ ذیل اصول کا لحاظ رکھ لیا جائے تو باب معلوم کرنے میں انشاء اللہ دشواری نہیں ہوگی۔

صحیح: ماضی مضموم العین ہو تو مضارع مضموم العین آئے گا، جیسے: کرم یکرم۔

ماضی مکسور العین ہو تو مضارع مفتوح ومکسور العین دونوں آتے ہیں، جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ اور حَسِبَ يَحْسِبُ۔

ماضی مفتوح العین ہو تو مضارع تینوں آتے ہیں، جیسے: ضرَب یضرِب، نصر ینصُر، فتح يَفْتَحُ، مگر فتح یفتح کے باب سے آنے کے لیے شرط ہے کہ اس کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہو۔

مضارع مضموم العین کی ماضی مضموم ومفتوح العین دونوں آتے ہیں، جیسے: یکرُمَ کے لیے کَرُمَ اور ینصر کے لیے نَصَرَ۔

مضارع مکسور العین کے لیے ماضی مفتوح ومکسور العین دونوں آتے ہیں، جیسے: یضرِب کے لیے ضرَب اور یحسِب کے لیے حسِب۔

مضارع مفتوح العین کے لیے ماضی مفتوح ومکسور العین آتے ہیں، جیسے: یفتَح کے لیے فتَح اور یسمَع کے لیے سمِع۔

مہموز: مہموز الفاء اکثر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أکل، أمر وغیرہ۔

مہموز العین اکثر فتح، سمع، کرم سے استعمال ہوتا ہے، جیسے: سَئِمَ يَسْأَمُ سَأَلَ يَسْأَلُ، لَؤُمَ يلؤُمُ یہ مادہ نصر اور ضرب سے کم استعمال ہوتا ہے۔

مہموز اللام اکثر فتح، سمع، کرم سے استعمال ہوتا ہے، **جیسے**: قَرَأَ یَقْرَأُ، بَرِئَ یَبْرَءُ، جَرُؤَ یَجْرُؤُ۔

مثال: مثالِ واوی ہو یا یائی، ضرب، سمع، فتح، کرم سے استعمال ہوتا ہے، **جیسے**: وَعَدَ یَعِدُ، یَبِسَ یَیْبَسُ، وَهَبَ، یَهَبُ وَسُمَ یَوْسُمُ، اور حَسِب سے کم استعمال ہوتا ہے۔ نصر سے بالکل استعمال نہیں ہوتا۔

اجوف: صرف تین ابواب اصول یعنی نصر، ضرب، سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اجوف واوی اکثر بابِ نصر سے استعمال ہوتا ہے اور ضرب سے استعمال نہیں ہوتا جب کہ اجوفِ یائی بابِ نصر سے بالکل استعمال نہیں ہوتا۔

ناقص: ناقصِ واوی اکثر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، کبھی سمع سے بھی استعمال ہوتا ہے، اور بابِ ضرب سے بالکل استعمال نہیں ہوتا، **جیسے**: دَعَا یَدْعُو، رَضِيَ یَرْضَی۔

ناقصِ یائی اکثر ضَرَبَ اور سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے اور حَسِبَ سے کم، **جیسے**: رَمٰی، یَرْمِي۔ خَشِيَ یَخْشَی۔

لفیفِ مفروق: صرف ضرب، سمع اور حسب سے استعمال ہوتا ہے، **جیسے**: وَقَی یَقِي، وَجیٰ یَجِي، وَلِيَ یَلِي۔

لفیفِ مقرون: صرف ضرب اور سمع سے استعمال ہوتا ہے، **جیسے**: طَوَی یَطْوِي (لپیٹنا) ضرب سے ہے۔ طَوِيَ یَطْوَی (بھوکا ہونا) سمع سے ہے۔

مضاعف: صرف تین ابواب اصول یعنی ضرب، نصر، سمع سے استعمال ہوتا ہے اور حَبَّ فهو حبیب، یا لَبَّ فهو لبیب شاذ ہیں۔

تمت بعون اللّٰہ تعالیٰ

ضمیمہ نمبر ②

تصغیر اور نسبت کی بحث

کلام عرب میں تصغیر اور نسبت کثرت سے استعمال ہوتے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ علمِ صرف کی قدیم کتابوں میں تصغیر اور نسبت سے بطور خاص بحث ہوتی ہے، جب کہ ہماری موجودہ کتابوں میں تصغیر اور نسبت کی بحث یا تو بالکل ہے ہی نہیں، اور اگر ہے تو انتہائی مجمل ہے، جس سے تصغیر اور نسبت کی بحث سمجھنا دشوار ہے۔ اس ضرورت کی بنا پر خاصیات ابواب کے بعد افادتًا تصغیر اور نسبت کی بحث بقدر ضرورت پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ تصغیر کی بحث:

تصغیر: باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں: کسی چیز کو چھوٹا بنانا۔ اور اصطلاح میں: کسی لفظ میں ایسی تبدیلی اور تغیّر کو کہتے ہیں جو اس لفظ کی حقارت، قلّت، قرب، عظمت یا اس پر شفقت کو ظاہر کرے۔

تصغیر بنانے کا طریقہ: اکثر یہ تبدیلی اس طرح کرتے ہیں کہ اول حرف پر ضمّہ، دوم پر فتحہ اور تیسری جگہ "ي" لگاتے ہیں، جس لفظ میں یہ تبدیلی کی جائے اسے "مُکَبَّرٌ" اور جو لفظ تبدیلی پا کر بنے اسے "مُصَغَّرٌ" کہتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ، دِرْهَمَاتٌ سے دُرَیْهِمَات، قَبْلُ سے قُبَیْل، قرشٌ سے قریش، أَخِي سے أُخَيٌّ۔

تصغیر بنانے کی غرض: کلام عرب میں تصغیر پانچ اغراض میں سے کسی ایک غرض کے پیشِ نظر بنائی جاتی ہے:

۱۔ کسی چیز کی تحقیر ظاہر کرنے کے لیے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (حقیر سا آدمی)۔

۲۔ کسی چیز کے تھوڑا ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے، جیسے: دِرْهَمَاتٌ سے دُرَیْهِمَاتٌ (تھوڑے سے درہم)

۳- کسی چیز کو نزدیک دکھانے کے لیے، جیسے: قَبلُ سے قُبَیلُ (کچھ پہلے) یا صَدِیقِي سے صُدَیقِي (میرا قریبی دوست)۔

٤- کسی چیز کی عظمت، بڑائی ظاہر کرنے کے لیے، جیسے: قرشٌ سے قُرَیش، (قرش ایک بڑی مچھلی کا نام ہے۔ قریش عرب کے ایک بڑے قبیلے کا نام رکھا)

٥- کسی لفظ سے ترحم اور شفقت ظاہر کرنے کے لیے، جیسے: أَخِي سے أُخَيٌّ اور حَبِيبِي سے حُبَیبِي۔

تصغیر کے اوزان: تصغیر کے لیے کلامِ عرب میں پانچ وزن ہیں:

۱- فُعیلٌ ۲- فُعَیلِلٌ ۳- فُعَیلِیلٌ ٤- فُعَیلَالٌ ٥- فُعَیلِلٌ

۱- فُعیلٌ: اس وزن پر تین حرف والے اسمِ معرب کی تصغیر بنائی جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیلٌ، طَلْحَةُ سے طُلَیحة، حُبلَی سے حُبَیلَی، رَجُلان سے رُجَیلان، هِندات سے هُنَیدَات، بَصرِيٌ سے بُصَیرِيٌّ، عَبد اللّٰه سے عُبَید اللّٰه، خمسة عشر سے خُمَیسَةَ عشر وغیرہ۔

۲- فعیلل: اس وزن پر ثلاثی مجرد و مزید، رباعی اور خماسی کی تصغیر بنائی جاتی ہے، بشرط یہ کہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو جیسے: مَضرِبٌ سے مُضَیرِبٌ، جَعفَرٌ سے جُعَیفِرٌ، سَفَرجَلٌ سے سُفَیرِجٌ وغیرہ۔

۳- فعیلیل: اس وزن پر تین حروف سے زیادہ والے اسمِ معرب کی تصغیر بنائی جاتی ہے، بشرط یہ کہ اس کا چوتھا حرف مدہ ہو، جیسے: مَضرُوبٌ سے مُضَیرِیبٌ، قِرطَاسٌ سے قُرَیطِیس، خَندَرِیسٌ سے خُدَیرِیسٌ۔

واضح رہے کہ خندریس میں نون کے حذف کے بعد چوتھا حرف مدہ ہے۔

٤- فُعیلال: اس وزن پر ایسے اسم اور صفت کی تصغیر بنائی جاتی ہے، جس کے آخر میں الف ونون زائدتان ہو، جیسے: عُثمَانُ سے عُثَیمَان، سَکرَان سے سُکَیرَان۔

اسی طرح اُس اسم کی تصغیر بھی اسی وزن پر بنائی جاتی ہے جو اَفعال کے وزن پر ہو جیسے: أَجْمَالٌ سے أُجَيْمَالٌ۔

۵- فعیللل: اس وزن پر اخفش رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق خماسی کی تصغیر بنائی جاتی ہے، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجِلٌ۔

فائدہ نمبر ①: پانچ حرفی لفظ کی تصغیر میں آخری حرف کو حذف کیا جاتا ہے، اور رباعی مزید میں حرف زائد حذف ہوتا ہے، جیسے: قنفجرٌ سے قُفَيْجِرٌ اور خماسی مزید میں آخری حرف اور حرف زائد دونوں حذف کیا جاتا ہے، جیسے: عَضْرَفُوطٌ سے عُضَيْرِفٌ۔

فائدہ نمبر ②: علامتِ تانیث، تثنیہ، جمع اور یائے نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہیں، جیسے: حُبْلَى سے حُبَيْلَى طَلْحَةُ سے طُلَيْحَةٌ، رجلان سے رُجيلان، زيدون سے زُيَيْدُون، بصريٌّ سے بُصَيْرِيٌّ۔

فائدہ نمبر ③: جو کلمہ بعدِ حذف دو حرفی رہ گیا ہو، تصغیر کے وقت اپنی اصل پر آجاتا ہے، جیسے: مُذ سے مُنَيْذٌ، عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ، ابن سے بُنَيٌّ، بِنتٌ سے بُنَيَّةٌ۔ اسی طرح مؤنث سماعی کی تصغیر میں بھی "ۃ" ظاہر ہوجاتی ہے اس لیے کہ تصغیر اسما کو اپنی اصل پر لے جاتی ہے، جیسے: أَرضٌ سے أُرَيْضَةٌ، شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ۔

فائدہ نمبر ④: اَفعال، اسمائے افعال، حروف اور اکثر مبنیات کی تصغیر بنانا جائز نہیں، اس لیے کہ اَفعال، حروف وغیرہ میں موصوف بننے کی صلاحیت نہیں، اس لیے کہ موصوف بننا اسم کے ساتھ خاص ہے۔

فائدہ نمبر ⑤: جمع کثرت چوں کہ کثرتِ افراد پر دلالت کرتی ہے اور تصغیر قلّت افراد پر اس لیے جمع کثرت کی تصغیر نہیں بنائی جاتی۔

فائدہ نمبر ⑥: بعض اسما کی تصغیر خلافِ قیاس شاذ اوزان پر بھی آتی ہے، جیسے: صَبيةٌ کی تصغیر أُصَيْبِيَّةٌ شاذ ہے، جب کہ صُبَيَّةٌ بھی اس کی تصغیر موافق قیاس استعمال ہے، اور غلمة کی

تصغیر أغیلمة اور إنسان کی أنیسان اور مَغرِبٌ کی مُغَیرِبَان اور عشاء کی عُشَیَّان اور رَجُلٌ کی رُوَیجِلٌ اور بَحر کی أُبَیحِرٌ شاذ ہیں۔

۲۔ نسبت کی بحث

نسبت کے لغوی معنی ہیں: واسطہ، تعلّق، مطابقت۔ اور اصطلاح میں: کسی اسم کے آخر میں شد والی ''ي'' اس غرض سے بڑھانا کہ اس اسم کے مدلول کا اس اسم سے تعلّق اور وابستگی ہے۔ اس عمل کے بعد جو اسم بنتا ہے اس کو ''منسوب'' اور جس کے ساتھ تعلّق اور وابستگی ظاہر کی گئی ہے اس کو ''منسوب الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: ''مَدَنِيٌّ'' میں مدینہ منسوب الیہ اور جس شخص کی نسبت مدینہ کی طرف کی ہے وہ منسوب ہے۔

اسی طرح ''بغداديٌّ'' میں بغداد منسوب الیہ اور جس شخص کی نسبت بغداد کی طرف ہے وہ منسوب ہے اور ''عَرَبِيٌّ'' میں عرب قوم منسوب الیہ ہے اور جس شخص کی نسبت ہوئی ہے وہ منسوب ہے۔

فائدہ نمبر ①: یائے نسبت فعل اور حرف کے ساتھ لاحق نہیں ہوتی، اس لیے کہ فعل اور حرف کے معنی نسبت کی صلاحیت نہیں رکھتے، ہاں اگر فعل یا حرف کسی کے علَم بن جائیں تو اس کے آخر میں یائے نسبت لاحق کرنا جائز ہے، جیسے: تَغْلَبِيٌّ، يَزِيدِيٌّ، لِمِّيٌّ (کثرت سے ''لِم'' کا لفظ استعمال کرنے والا)۔

فائدہ نمبر ②: جس لفظ کے آخر میں ''ة'' ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے: مكة سے مَكِّيٌّ اور كوفَة سے كوفِيٌّ، اور اگر مؤنث کی نسبت کرنی ہو تو یائے نسبت کے بعد ''ة'' لگائی جاتی ہے، جیسے: مكية، كوفية۔

فائدہ نمبر ③: اگر کسی اسم کے آخر سے حرفِ اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آ جاتا ہے، جیسے: أخ سے أَخَوِيٌّ، أبٌ سے أَبَوِيٌّ، دَمٌ سے دَمَوِيٌّ، يَدٌ سے يَدَوِيٌّ وغیرہ۔

فائدہ نمبر ④: جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو، بوقت نسبت یائے نسبت کی قائم مقام ہوجاتی ہے، **جیسے:** شَافِعِيٌّ (امام شافعی رحمہ اللہ) سے شَافِعِيٌّ (امام شافعی کا پیروکار)۔

فائدہ نمبر ⑤: کبھی شد والی "ی" اسم کے معنی کے لیے آخر میں مبالغہ کے لیے بڑھائی جاتی ہے، **جیسے:** أحمَرٌ سے أَحْمَرِيٌّ (زیادہ سرخ)۔

فائدہ نمبر ⑥: بعض الفاظ نسبت خلافِ قیاس عرب سے سنی گئی ہیں، **جیسے:** نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَق سے حَقَّانِيٌّ، رَيٌّ سے رَازِيٌّ (جب کہ قیاس ریوي ہے) مَرْوُ سے مَرْوَزِيٌّ اور هِنْد سے هِنْدُوَانِيٌّ (جب تلوار کی نسبت کریں) جب کہ قیاسًا هِنْدِيٌّ مستعمل ہے اور عبد القَيْسِ سے عَبْقَسِيٌّ اور عبد الشمس سے عَبْشَمِيٌّ۔

تمت بعون اللّٰہ تعالیٰ

مطبوعات البشریٰ

اردو و فارسی مطبوعات درسِ نظامی

- خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
- خیر الاصول ☆
- معین الفلسفہ
- آسان اصول فقہ
- معین الاصول
- تیسیر المنطق
- فوائد مکیہ ☆
- فصول اکبری
- آسان منطق
- تاریخ اسلام
- علم الصرف (اولین، آخرین)
- علم النحو
- عربی صفوۃ المصادر
- جوامع الکلم ☆
- جمال القرآن ☆
- صرف میر
- نحو میر
- تیسیر الابواب
- میزان و منشعب
- آسان صرف (اوّل، دوم، سوم)
- آسان نحو (اوّل، دوم)
- بہشتی گوہر
- تعلیم الاسلام ☆
- تسہیل المبتدی
- عربی زبان کا آسان قاعدہ
- فارسی زبان کا آسان قاعدہ
- نامِ حق
- کریما ☆
- پند نامہ ☆
- تیسیر المبتدی
- بہشتی زیور (تین حصے)
- عربی کا معلم (اوّل تا چہارم)
- حیات المسلمین
- کلید جدید (مفتاح عربی کا معلم) (اوّل تا چہارم)
- آداب المعاشرت ☆
- تعلیم العقائد ☆
- تعلیم الدین ☆
- سیر صحابیات
- لسان القرآن (اول، دوم، سوم)
- الانتباہات المفیدۃ
- مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)

دیگر اردو مطبوعات

نماز

- آسان نماز ☆
- نمازِ حنفی
- نمازِ مدلل ☆
- آئینۂ نماز ☆
- نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے ☆
- اپنی نمازیں درست کیجیے
- مسنون نماز کی چالیس حدیثیں ☆
- رسول اکرم ﷺ کا طریقۂ نماز

علم حدیث

- حدیث رسول ﷺ کا قرآنی معیار
- امام ابن ماجہ اور علم حدیث
- امام اعظم اور علم حدیث
- راہِ سنت

حدیث

- ترجمان السنۃ
- منتخب احادیث
- معراج کی باتیں
- جواہر الحدیث

تجوید

- تسہیل القواعد
- قواعدِ مخارج تجوید

سیرت رسول اللہ ﷺ

- النبی الخاتم ﷺ
- سیرتِ سیّد الکونین خاتم النبیین ﷺ
- جامع الاخلاق
- رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات شریفہ
- خطبات مدراس
- سیرۃ الرسول ﷺ
- نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حج و عمرہ

- فضائل حج
- معلم الحجاج
- کتاب الحج ☆
- مسائل و معلومات حج و عمرہ
- حج کا طریقہ قدم بہ قدم

عقائد

- تعلیم العقائد ☆
- تعلیماتِ اسلام
- اسلام اور عقلیات
- اکابر علماء دیوبند اور ان کے عقائد
- عالم برزخ

فضائل

- فضائل اعمال (اردو) (پشتو)
- فضائل درود شریف
- فضائل صدقات
- فضائل تجارت ☆
- فضائل علم
- فضائل امت محمدیہ ﷺ ☆
- فضائل استغفار ☆
- فضائل نماز
- فضائل قرآن
- فضائل رمضان
- فضائل ذکر
- فضائل تہجد

فضائل جماعت	فضائل مسواک
فضائل توبہ واستغفار	فضائل زبان عربی
جزاء الاعمال ☆	بارہ مہینوں کے فضائل واحکام

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم	کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم
خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	سوانح ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ

صحابیات رضی اللہ عنہن

سیر صحابیات	امت مسلمہ کی مائیں رضی اللہ عنہن
نیک بیبیاں	سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں	

فقہ

بہشتی زیور مدلل (مکمل)	وصیت اور میراث کے احکام ☆
دلیل الخیرات فی ترک المنکرات	

معاشرت

حقوق الوالدین ☆	حقوق العلم ☆
صفائی معاملات	آداب معیشت ☆
اصلاح النساء	اصلاح خواتین
پردہ کے شرعی احکام	شرعی پردہ
اکرام المسلمین مع حقوق العباد کی فکر کیجیے	اکرام مسلم
تحفۃ النکاح	کسب حلال وادائے حقوق

مسنون علاج

الحجامہ (جدید ایڈیشن مع اضافہ مفیدہ)	مختصر الحجامہ

دعوت وتبلیغ

اصول دعوت اسلام	قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟
تبلیغی تقریریں	انسانیت کا امتیاز
مکاتیب مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ	فضائل تبلیغ

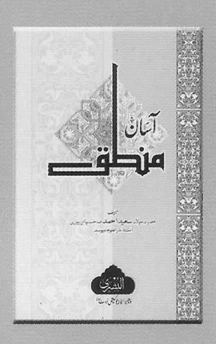
اصلاحی کتب

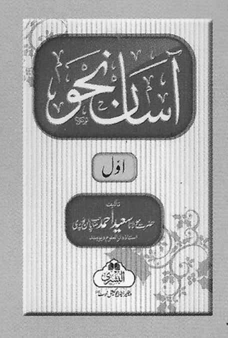
آداب المعاشرت ☆	حیات المسلمین ☆
تعلیم الدین ☆	مرحبا بطالب العلم
تبلیغ دین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	مجموعہ وصایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں ☆	علاماتِ قیامت ☆
حیلے اور بہانے	خطبات الاحکام ☆
روضۃ الادب	اسلامی سیاست مع تکملہ
علیکم بسنتی ☆	ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے؟ ☆
زندگی سے بیزاری کیوں؟ ☆	مرنے کے بعد کیا ہوگا؟
موت کی یاد ☆	شوقِ وطن
سال بھر کے مسنون اعمال ☆	اعجاز القرآن ☆
اخبار الزلزلہ	اجتہاد اور تقلید
کامیابی	افاداتِ محمود
تقلید واجتہاد	دنیا وآخرت
اصلاح انقلاب امت	اصلاح الرسوم
انفاس عیسیٰ	فروع الایمان
جوتم مسکراؤ تو سب مسکرائیں	تحفۃ المسلمین (مکمل)
ترقی	تحفہ خواتین
التشبہ فی الاسلام	حقوق الاسلام
اغلاط العوام	حقوق الوالدین (تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)
آداب المتعلمین	حقانیتِ اسلام

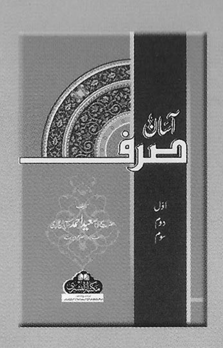
ڈاڑھی کا وجوب مع ڈاڑھی کی قدر وقیمت مع ڈاڑھیاں بڑھانے کا حکم

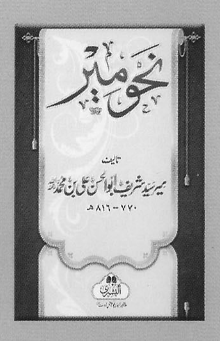
جس کتاب کے ساتھ ☆ کی علامت ہے اس کا جیبی سائز بھی دستیاب ہے۔

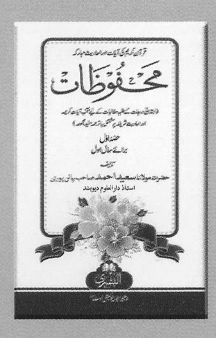
www.maktaba-tul-bushra.com.pk
al-bushra@cyber.net.pk

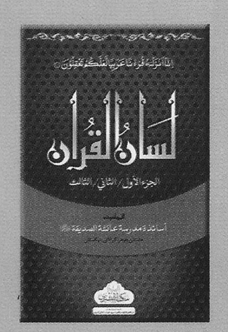

آسان منطق

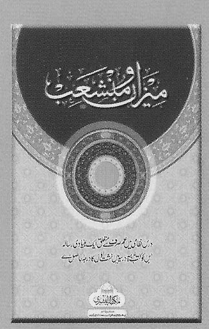

آسان نحو
اول

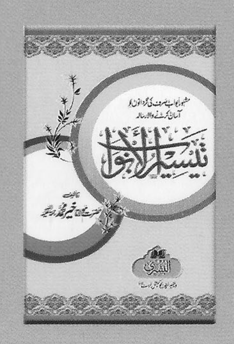

آسان صرف
اول
دوم
سوم

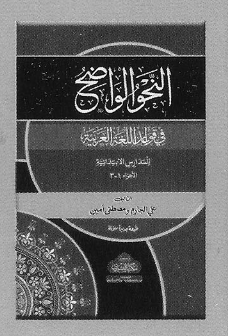

نحو میر
تالیف
۷۷۰ - ۸۱۶ھ

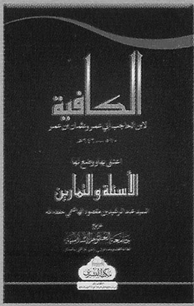

محفوظات
حصہ اول
استاذ دار العلوم دیوبند

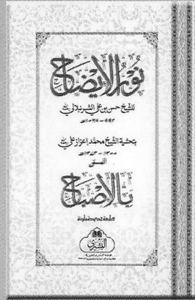

لسان القرآن
الجزء الأول / الثاني / الثالث

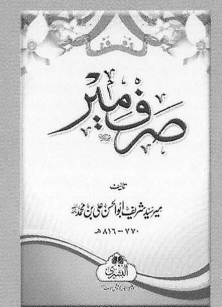

میزان و منشعب


تیسیر الابواب
تالیف


النحو الواضح
في قواعد اللغة العربية
للمدارس الابتدائية
علي الجارم و مصطفى أمين


الكافية
الأسئلة والتمارين


نور الايضاح


صرف میر
تالیف
۷۷۰ - ۸۱۶ھ